سالانہ خبرنامہ
2022

UNIVERSITY OF THE PUNJAB

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی
INSTITUTE OF URDU LANGUAGE AND LITERATURE
UNIVERSITY OF THE PUNJAB LAHORE

مدیر: مشتاق احمد

نگران: پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران

پاک ترک بین الاقوامی سیمینار ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی

محمد عاکف ایرصوئے عالمی سمپوزیم، ترکیہ

بین الاقوامی سیمینار استنبول یونیورسٹی، ترکیہ

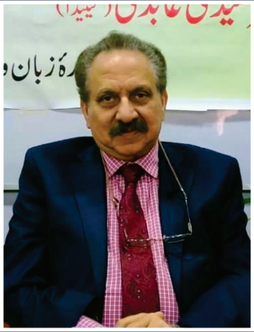

پروفیسر ڈاکٹر سید تقی عابدی، کینیڈا

پروفیسر ڈاکٹر سویامانے، اوساکا یونیورسٹی جاپان

پروفیسر میاموتو تاکاشی، اوساکا یونیورسٹی جاپان، پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کی آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ کی آن لائن کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی

ادارہ زبان و ادبیات اردو، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ میں غیر ملکی زبانوں کی تدریس کے موضوع پر منعقد ہونے والی تین روزہ عالمی کانفرنس کے آن لائن سیشن میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے علامہ اقبال کے افکار کے غیر ملکی زبانوں میں تراجم پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ غیر ملکی جامعات میں علامہ اقبال کے افکار کے حوالے سے تحقیق و تنقید کے ضمن میں پاکستانی حکومت اور سفارت خانوں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

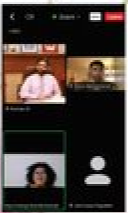

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کی نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد کی قومی کانفرنس میں شرکت

ادارہ زبان و ادبیات اردو، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد کی قومی اردو کانفرنس کے ایک سیشن کی صدارت کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی خطبے میں تحقیق کو معاصر علوم سے مربوط کرتے ہوئے اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے امکانات تلاش کرنے پر زور دیا۔

ادارہ زبان و ادبیات اردو کا تفریحی و معلوماتی دورہ

ادارہ زبان و ادبیات اردو اور نیشنل کالج لاہور کے زیر اہتمام ایک تفریحی و معلوماتی دورے کا اہتمام کیا گیا۔ ادارے کے دو اساتذہ ڈاکٹر ظہیر عباس اور مشتاق احمد خان کی نگرانی میں ۹۰ طالبعلم جن میں دو جاپانی بھی شامل تھے کھیوڑہ (دنیا میں دوسرا بڑا خوردنی نمک کا ذخیرہ) گئے۔ طالبعلم خوب لطف اندوز ہوئے۔ صحت مند دماغ کیلئے ایسے مواقع بہت ضروری ہیں جو طالبعلموں کو تازہ دم کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد نعیم کی بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت

ادارہ زبان و ادبیات اردو کے استاد ڈاکٹر محمد نعیم نے آذربائیجان نیشنل سائنس اکیڈمی اور شعبہ اردو جی سی یونیورسٹی لاہور کے اشتراک سے 19 تا 21 دسمبر تک ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کی۔ انھوں نے اردو بطور ثانوی زبان کے موضوع پر گفتگو کی۔ ان کا کہنا تھا کہ اب لسانیاتی بنیادوں پر اردو زبان سکھانے کا اہتمام کیا جانا ضروری ہے۔ پاکستانی اردو کی الگ شناخت ہے جو اپنے مخصوص ماحول اور تاریخی سفر کے دوران صورت پذیر ہوئی ہے۔ پچھلی ڈیڑھ صدی کے دوران اردو کا بہترین ادب اس خطے کے ادیبوں نے پیدا کیا ہے۔

ادارہ زبان و ادبیات اردو کے مجلہ تخن کی مجلس ادارت کا اجلاس

ادارہ زبان و ادبیات اردو کے طلبہ کے ادبی مجلے تخن کے ادارتی عملے کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت ادارے کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے کی۔ مجلہ تخن کی نگران، ڈاکٹر انیلہ سلیم نے مجلہ تخن کی کارکردگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے تخن کے مدیران اور اراکین کو شاندار کارکردگی پر مبارک پیش کرتے ہوئے کہا کہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ ہم نصابی اور تخلیقی سرگرمیاں شخصیت سازی کے ضمن میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔

ادارہ زبان و ادبیات اردو کی ادبی تنظیم انجمن اردو کا اجلاس

ادارہ زبان و ادبیات اردو کی ادبی تنظیم انجمن اردو کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت ادارے کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے کی۔ انجمن اردو کے نگران لیکچرار اردو جناب مشتاق احمد خان نے انجمن کی کارکردگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے انجمن کے اراکین کو شاندار کارکردگی پر مبارک پیش کرتے ہوئے کہا کہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیاں شخصیت سازی کے ضمن میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کی ضلعی انتظامیہ سیالکوٹ کے زیر اہتمام قومی مشاعرے میں شرکت

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر نے علامہ اقبال کی یوم ولادت کی مناسبت سے ضلعی انتظامیہ سیالکوٹ کے زیر اہتمام مشاعرے میں اپنا کلام پیش کرنے کے علاوہ علامہ اقبال کے فکر و فن کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ مشاعرے کی صدارت ڈاکٹر انعام الحق جاوید نے کی جب کہ ملک کے ممتاز شعرائے کرام نے مشاعرے میں کلام پیش کیا۔ مشاعرے کی نظامت جناب آصف بھلی نے کی۔

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی میں ایم فل اردو اسکالرز کے لیے استقبالیہ تقریب

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں نئے داخل ہونے والے ایم فل اردو اسکالرز کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب سے ڈائریکٹر ادارہ پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کے علاوہ پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، پروفیسر ڈاکٹر ناصر عباس نیر، ڈاکٹر محمد نعیم، ڈاکٹر انیلہ سلیم، ڈاکٹر ظہیر عباس اور محترمہ سونیا سلیم نے خطاب کیا اور طلبا و طالبات کو تحقیق کے عالمی معیارات کو پیش نظر رکھتے ہوئے قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کا پیغام دیا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کا جی سی وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں ادبی تحقیق کے موضوع پر توسیعی

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے جی سی وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں ادبی تحقیق کے موضوع پر توسیعی لیکچر میں معیاری اور مفید تحقیق کو اہم عصری تقاضا قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ اقوام عالم سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ سماجی علوم اور ادبیات کے شعبے کو بھی اہمیت دے رہی ہیں تاکہ متوازن اور معتدل معاشرہ وجود میں آسکے۔ چیئرپرسن شعبہ اردو جی سی وومن یونیورسٹی ڈاکٹر صدف نقوی نے ڈاکٹر محمد کامران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی ادبی خدمات کو سراہا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد کامران نے جی سی وومن یونیورسٹی کی وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر روبینہ فاروق سے بھی ملاقات کی اور زبان و ادب کے فروغ کے لیے مشترکہ کوششوں کے امکانات پر تفصیل سے اظہار خیال کیا۔

ادارہ زبان و ادبیات اردو میں نوبیل انعام یافتہ شاعر پابلو نرودا کے کلام کے اردو تراجم کے حوالے سے تقریب

ادارہ زبان و ادبیات اردو، پنجاب یونیورسٹی میں چلی کے نوبیل انعام یافتہ ہسپانوی شاعر پابلو نیرودا کے اردو شعری تراجم کے مجموعے "میرے منہ سے بولو" کی تقریب پذیرائی منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت معروف استاد، مورخ، نقاد اور جدید شاعر پروفیسر ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے کی۔ تقریب میں صاحب کتاب پروفیسر عبدالقیوم صاحب کے ساتھ ساتھ شعبہ اردو جی سی یونیورسٹی کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر صائمہ ارم، ڈاکٹر نسیم رحمٰن اور ڈاکٹر الماس خانم اور طلبا و طالبات کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ تقریب کی نظامت کے فرائض بی ایس ہفتم کے احمد نواز نے ادا کیے

تقریب کے آغاز میں تلاوت کلام مجید کی سعادت مدثر کے حصے میں آئی جبکہ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نذرانہ سرفراز احمد نے پیش کیا۔ اس کے بعد بی ایس میقات سوم کے سید شیر محبوب علی نے کتاب سے ایک نظم "جنوبی ساحل" تحت اللفظ میں پڑھ کر سنائی جسے حاضرین نے پسند کیا۔ کتاب کی اہمیت اور مندرجات پر طائرانہ نگاہ ڈاکٹر محمد نعیم نے ڈالی۔ انھوں نے مترجم کے تنقیدی شعور اور جدید اردو شاعری کے عمیق مطالعے کی تعریف کی۔ انھوں نے نشاندہی کی کہ کتاب میں شامل رومانوی نظموں کے لیے باوزن شعری ہیئتیں استعمال کی گئی ہیں جبکہ نیرودا کی بعد کی شاعری کے تراجم کے لیے نثری نظم اور بلینک ورس کو استعمال کیا گیا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ نیرودا محبت اور انقلاب کا شاعر ہے اور اصل میں دونوں ایک ہیں کہ محبت انسان کو بدلتی ہے جبکہ انقلاب تبدیلی کی تمنا سے پھوٹتا ہے۔ پروفیسر عبدالقیوم نے اپنے ترجمے کے تجربات کے ساتھ ساتھ نیرودا کی عالمی شاعری میں اہمیت کو واضح کیا۔ انھوں نے نیرودا کے شعری ادوار کی وضاحت کی۔ اردو کے اہم شعرا پر نیرودا کے اثرات کی وضاحت کے علاوہ انھوں نے نیرودا پر ٹیگور اور فیض کی شاعری کے اثرات کی نشاندہی بھی کی۔ انھوں نے بتایا کہ کس طرح ماچو پیچو پر لکھی نظموں کے ذریعے پابلو نیرودا نے کولمبس سے پہلے کی تاریخ کو دریافت کیا اور پھر یہ نظمیں اپنی تخلیقی قوت اور تہذیبی و تاریخی رچاؤ کے سبب لاطینی امریکی ممالک میں اپنے تاریخی و تہذیبی وجود کی بازیافت کا ذریعہ بن گئیں۔ انھوں نے نیرودا کی عملی سیاسی زندگی کا جائزہ بھی پیش کیا۔ انھوں نے وضاحت کی کہ ہر صاحب فکر کی طرح نیرودا بھی بہتر دنیا کا خواب دیکھتا تھا اور اس کی زندگی کا تخلیقی اور سیاسی سفر اسی جدوجہد سے عبارت ہے۔ صاحب صدر ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے لاہور میں اردو تراجم کی روایت سے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ لاٹمر نے مکبتھ اور ملکہ برطانیہ کے ترانے کے اردو تراجم کیے۔ اس کے علاوہ جی سی یونیورسٹی لاہور میں 1870 سے قبل انگریزی سے اردو تراجم کے نقوش کو پہلی بار سامنے لا کر اور مخزن میں شائع ہونے والے شعری و نثری تراجم کی طرف توجہ دلا کر انھوں نے اہل تحقیق کو چند نئے سوالات سے روشناس کیا۔ انھوں نے نیرودا کی اردو میں مقبولیت کے اسباب کی وضاحت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ نیرودا کی رومانوی لے، فطرت سے محبت اور انقلابی تصورات نے اسے اردو دنیا میں مقبول بنایا۔ اس کی شعری دنیا اہل اردو کو اپنی سماجی و سیاسی حالات سے مشابہ لگی۔ پروفیسر عبدالقیوم نے حاضرین کے مختلف دلچسپ سوالات کے جواب بھی دیے۔ تقریب میں شامل ادارہ زبان و ادبیات اردو اور جی سی یونیورسٹی کے اساتذہ و طلبہ و طالبات نے پابلو نیرودا کی نظموں کو خوب سراہا۔

ادارہ زبان و ادبیات اردو میں پاک جاپان سیمینار

ادارہ زبان و ادبیات اردو اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ایک روزہ بین الاقوامی سیمینار بعنوان "پاک جاپان علمی و ادبی روابط" منعقد ہوا۔ شعیب سلمان نے تلاوت کا شرف حاصل کیا اور مدثر علی تصور نے بارگاہ رسالت میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ نظامت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ڈاکٹر محمد نعیم نے موضوع کے اجمالی تعارف کے بعد مہمانوں کے لیے استقبالیہ کلمات پیش کرنے کے لیے ڈائریکٹر ادارہ زبان و ادبیات اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کو دعوت دی جنھوں نے جاپان سے آئے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ اپنے جاپان میں گزرے لمحوں کا ذکر کیا۔ میزبان مقررین میں ڈاکٹر ضمیر عباس نے جاپانی ناولوں اور ان کے چند اہم اردو تراجم پر بات کی اور ڈاکٹر ایلہ سلیم نے جاپان میں اردو کی تعلیم اور اس سے پیدا ہونے والے دونوں ممالک کے باہمی تعلقات پر اظہار خیال کیا۔ مہمان مقررین میں ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر نے کہا کہ جاپانی قوم تہذیب یافتہ اور استاد کا احترام کرنے والی قوم ہے۔

اوساکا یونیورسٹی جاپان کے استاد میاموتو تاکاشی نے بات کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان سیکھنے کے لیے اور مختلف متون کو سمجھنے کے لیے پڑھنے سے زیادہ گفتگو کرنے سے مدد ملتی ہے۔ ڈاکٹر سویامانے نے پاکستان اور اردو کے ساتھ بہت محبت کا اظہار کیا اور ان اساتذہ کا ذکر بہت محبت سے کیا جو پاکستان سے جاپان میں اپنی علمی و ادبی اور تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے اوساکا یونیورسٹی جاپان کے شعبہ اردو کی تاریخ سامعین کو سنائی اور جاپان میں ہونے والے اردو کے علمی و ادبی کاموں کی تفصیل پیش کی۔ پروفیسر ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے جاپان کی شاعری پر مفصل گفتگو کی اور جاپانی شاعری سے منتخب اردو تراجم بھی پیش کیے۔ صاحب صدر پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے اپنے صدارتی خطبے میں ڈاکٹر سویامانے کی اردو زبان کے لیے خدمات کو بہت سراہا اور ان کی دلچسپی سے محنت کو سراہا۔ آخر میں ڈین، پرنسپل اورینٹل کالج پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور میں 125 ویں سالانہ کھیلوں کے حوالے سے تقریب تقسیم انعامات

اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی میں 125 ویں سالانہ کھیلوں کے حوالے سے تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت ڈین کلیہ شرقیہ و پرنسپل اورینٹل کالج پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے کی۔ مہمان خصوصی معروف کرکٹر جناب عمران نذیر تھے۔ صدر اسپورٹس کمیٹی اور ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کھیلوں کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی اور اسپورٹس کمیٹی کے اراکین پروفیسر ڈاکٹر محمد فرید، ڈاکٹر ضمیر احمد شفیق، ڈاکٹر حافظ عبدالقدیر، ڈاکٹر ناصر قادری، ڈاکٹر ایلہ سلیم، ڈاکٹر شبیہ کوثر، ڈاکٹر اشک کمار، محترمہ شمیم ریاض اور اسپورٹس ڈائریکٹر جناب شفیق احمد کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے فاتح کھلاڑیوں کو مبارکباد پیش کی۔

ادارہ زبان و ادبیات کے طالب علم نویاسین اور شعبہ پنجابی کی طالبہ صبا اکرم سال کے بہترین ایتھلیٹ قرار پائے جبکہ شعبہ عربی کی ٹیم نے بہترین ٹیم کی ٹرافی حاصل کی۔ ڈین کلیہ شرقیہ و پرنسپل اورینٹل کالج پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے خطبہ صدارت میں کھیلوں کے مقابلوں کے کامیاب انعقاد پر اسپورٹس کمیٹی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اورینٹل کالج کی شاندار علمی روایات اور کھیلوں کے شعبے میں خدمات پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ کھیلوں کے مقابلے متوازن اور صحت مند معاشرے کی تشکیل کے لیے ناگزیر ہیں۔

ادارہ زبان و ادبیات اردو، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈاکٹر محمد نعیم کی استنبول ترکی میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی سمپوزیم میں شرکت

پاکستان کی 75 ویں سالگرہ کی مناسبت سے ترکی اور پاکستان کے باہمی تعلقات پہ ادارہ تحقیقات اسلامی (ISAM) اور استنبول یونیورسٹی کے اشتراک سے ایک بین الاقوامی سمپوزیم کا اہتمام کیا گیا۔ یہ سمپوزیم انھی دو اداروں میں 25 اور 26 اکتوبر 2022 کو منعقد ہوا۔ کانفرنس میں اردو، ترکی، عربی اور انگریزی زبانوں میں مقالات پیش کیے گئے۔ ادارہ زبان و ادبیات اردو کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد نعیم نے "ترکی اور ترک اردو نثر میں" کے عنوان سے مقالہ پیش کیا، جسے حاضرین کی بڑی تعداد نے سراہا۔ انھوں نے افسانوی اور غیر افسانوی نثر کے مختلف متون کے تجزیے سے دکھایا کہ اردو میں ترکی اور ترکوں سے اخلاقی اور جمالیاتی معیارات کا اخذ و استفادہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں پچھلی دو صدیوں کی بین الاقوامی سیاست کے سیاق میں بھی دونوں ملکوں کے تہذیبی اور ملی تعلقات کے مختلف پہلو اردو نثر میں جگہ پاتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد کامران کی پاکستان اکادمی ادبیات کے زیر اہتمام تقریب میں شرکت

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور کے زیر اہتمام آسٹریلیا میں مقیم معروف سفرنامہ نگار طارق محمود مرزا کے سفرنامے، ملکوں ملکوں دیکھا چاند کی تقریب پذیرائی میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ طارق مرزا اردو سفرنامے کی روایت میں اپنے منفرد اسلوب اور افسانوی طرز احساس کے باعث خاص اہمیت کے حامل ہیں اور ان کی تحریروں میں دھنک کے سارے رنگ محسوس ہوتے ہیں۔

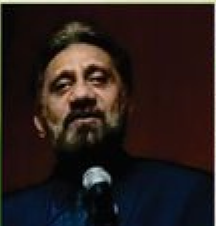

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کی بین الاقوامی آن لائن نعتیہ مشاعرہ میں شرکت

ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے شعبۂ فارسی لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور کے زیر اہتمام بین الاقوامی نعتیہ مشاعرے میں بطور مہمان اعزاز شرکت کی۔ تقریب کی صدارت ممتاز شاعر جناب افتخار عارف نے کی۔ کینیڈا میں مقیم معروف محقق، نقاد اور شاعر ڈاکٹر تقی عابدی نے اپنی نعتیہ کلام پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تقریب کی منتظمہ اور صدر شعبۂ فارسی، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر فلیحہ کاظمی کو ایک فقیدالمثال نعتیہ مشاعرہ منعقد کرنے پر مبارک باد پیش کی۔ ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کے علاوہ ایران، پاکستان، ترکی، افغانستان، برطانیہ، آذربائیجان اور بھارت کے ممتاز شعرا نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔

قائداعظم اور پاکستان کے موضوع پر ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں سید عبداللہ یادگاری خطبہ

معروف ماہر پاکستانیات ڈاکٹر سعد ایس خان نے ڈاکٹر سید عبداللہ یادگاری خطبے کے سلسلے میں قائداعظم اور پاکستان، کے موضوع پر ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ قائد اعظم کی ولولہ انگیز قیادت کے باعث ہمیں آزادی کی عظیم نعمت ملی، اس لیے ہمیں اس ملک کی ترقی اور خوش حالی کے لیے شب و روز محنت کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر محمد نعیم نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ ادارے کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے قائداعظم اور پاکستانیت کے حوالے سے ڈاکٹر سعد ایس خان کی کتب کو تحقیق کی عمدہ مثالیں قرار دیا۔

ایم فل اردو، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں ایم فل اردو کے طلبہ وطالبات کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد ہوئی تقریب سے ادارے کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کے علاوہ پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا، پروفیسر ڈاکٹر ضیا الحسن، پروفیسر ڈاکٹر ناصر عباس نیر، ڈاکٹر عارفہ اقبال، ڈاکٹر محمد نعیم، ڈاکٹر ایلا سلیم، ڈاکٹر ظہیر عباس اور جناب مشتاق احمد نے خطاب کرتے ہوئے طلبہ کو تحقیق کے جدید وسائل سے استفادہ کرنے اور پاکستان کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کی نصیحت کی۔ اس موقع پر طلبہ وطالبات نے اظہار خیال کرتے ہوئے اورینٹل کالج کو ادبیات کے نظام شمسی کا سورج قرار دیا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کی استنبول یونیورسٹی سمپوزیم میں آن لائن شرکت

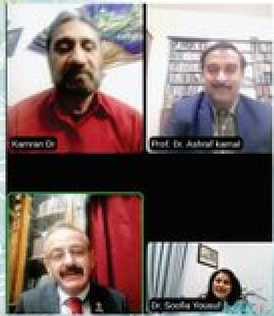

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے شعبہ اردو استنبول یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے بین الاقوامی سمپوزیم میں پاکستان کے قومی شاعر علامہ اقبال اور ترکیہ کے قومی شاعر عاکف ارصوبے کے فکری اشتراکات پر آن لائن اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ آج جن مسائل کا سامنا کر رہی ہے، ان سے نکلنے کے لیے ان دو عظیم مفکرین کے افکار سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین گزشتہ پچیس برس سے اردو زبان و ادب کی اعلیٰ سطحی تدریس سے وابستہ ہیں۔ وہ اقبالیات، لسانیات، کلاسیکی متون، تحقیق و تنقید، ترجمہ نگاری، تدوین و ترتیب اور ادارت کی ذیل میں نمایاں خدمات انجام دے چکی ہیں۔ وہ ۲۰۰۰ء میں شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج سے منسلک ہوئیں۔ ۱۹۹۷ء میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحان میں اول آئیں اور لاہور کالج برائے خواتین سے وابستہ ہو گئیں۔ یہ ان کا مادرِ علمی بھی ہے اور یہیں سے ۱۹۹۲ء میں انھوں نے امتیازی حیثیت سے بی اے کا امتحان پاس کیا اور رول آف آنرز اور میرٹ سرٹیفکیٹ اور اسکالرشپ کی مستحق ٹھہریں۔ اردو ادب اور نفسیات کے مضامین میں پنجاب بھر میں اول پوزیشن حاصل کی۔ نیز اس سے قبل انھیں سیکنڈری بورڈ میں بھی سلور میڈل اور میرٹ کیش ایوارڈ دیا گیا تھا۔ ۱۹۹۵ء میں انھیں شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج سے ایم اے اردو میں پہلی پوزیشن اور اعلیٰ ترین نمبروں کی تحصیل پر پنجاب یونیورسٹی گولڈ میڈل اور میر خلیل الرحمٰن گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔ ۱۹۹۷ء میں انھوں نے خانۂ فرہنگ ایران سے اول پوزیشن کے ساتھ ڈپلوما کیا۔ بعد ازاں ۲۰۰۱ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔فارسی میں پنجاب میں دوسری پوزیشن پر میرٹ سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ ۲۰۱۳ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ہندی زبان میں ڈپلوما کا امتحان پہلی پوزیشن کے ساتھ پاس کیا اور ۲۰۱۵ء میں پنجاب یونیورسٹی سے عربی زبان کے سرٹیفکیٹ امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ڈاکٹر صاحبہ نے "اقبال کی اردو شاعری — تمثالوں کا تحقیقی و اسلوبیاتی مطالعہ" کے زیرِ عنوان ۲۰۰۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ۔ڈی کی۔ وہ ۲۰۱۵ء میں پروفیسر ہوئیں۔ ۲۰۱۹ء میں انھیں پنجاب یونیورسٹی میں اقبال اسٹڈی چیئر پر فائز کیا گیا اور ۲۰۲۰ء سے تاحال ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان کے طور پر ذمہ داری ادا کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر بصیرہ عنبرین ادارت کا تجربہ بھی رکھتی ہیں جس کا آغاز زمانۂ طالب علمی میں لاہور کالج کے مجلہ "کرن" کی مدیرہ کے طور پر ہوا۔ بعد ازاں انھوں نے اورینٹل کالج کے مجلہ "مشرق" کے ۱۲۵ سالہ خاص نمبر کا اجرا کیا اور بطور استاد بھی کئی برس نگرانِ مجلہ "محور" رہیں۔ نیز تحقیقی مجلہ "بازیافت" کے اولین شماروں کی معاون مدیر رہیں۔ اس وقت ان کی زیرِ ادارت اقبال اکادمی پاکستان کے تحقیقی مجلات "اقبالیات" اور "Iqbal Review" شائع ہو رہے ہیں۔

متذکرہ موضوعات پر پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کی دس کتب "تفہیماتِ اقبال"، "مقالاتِ اردو معاصر ہاؤ"، "امکاناتِ شعرِ اقبال"، "اقبال: وجودِ زن اور تصورِ کائنات"، "گنجینۂ غالب"، "سیپی کی کہانیاں"، "شب ہائے داستان" (ایرانی افسانوں کے تراجم)، "اقبال شناسی" (تدوین و ترتیب)، "شگفتہ اپنی تلاش" (تحقیق و تدوین) اور "اقبال کا علمِ مشرق" کے ساتھ ساتھ سو سے زائد تحقیقی مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ وہ کئی ملکی اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کر چکی ہیں۔ آپ غیر ملکی طلبہ کی تدریس سے بھی منسلک رہی ہیں اور ان کی زیرِ نگرانی ایم اے، ایم فل اور پی ایچ۔ڈی کے متعدد طلبہ و طالبات تحقیقی مقالات سپردِ قلم کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ ملک کی نامور جامعات کی بورڈ آف اسٹڈیز اور سلیکشن بورڈز کی ممبر اور اہم علمی اداروں کے گورننگ بورڈز کی رکن بھی ہیں۔

ڈاکٹر محمد نعیم استاد، محقق، نقاد اور مترجم ہیں۔ ان کی اب تک چار کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں معاصر بین العلومی تناظرات کو استعمال کرتے ہوئے ادبی تفہیم و تعبیر کی نئی راہیں سامنے لائی گئی ہیں۔ ان کی دلچسپی کے موضوعات اردو فکشن، ثقافت اور تاریخ ہیں۔ ان کی علمی خدمات پہ موضوعات پہ مباحث میں سرگرم حصہ لیا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے ٹی وی اور ریڈیو پہ مختلف ادبی اور سماجی پروگراموں میں شرکت کی۔ ان کا تدریسی سفر پاکستان کی تین اہم جامعات پہ پھیلا ہوا ہے۔ وہ سرگودھا یونیورسٹی میں ایک دہائی سے زیادہ تدریسی فرائض انجام دے چکے ہیں۔ وہاں وہ بی ایس، ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی تدریس کے ساتھ نصابات کی تیاری میں مشغول رہے۔ انھوں نے اردو تدریس میں پہلی بار ثقافتی مطالعات اور سماجی تاریخ کے پرچے متعارف کروائے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انتظام و انصرام بھی کیا جس میں دنیا کے مختلف ممالک سے اہل علم نے شرکت کی۔ جی سی یونیورسٹی لاہور میں اپنے مختصر قیام کے دوران میں انھوں ایک بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کے ساتھ ایچ ای سی سے منظور شدہ علمی مجلے تحقیق نامہ کی ویب گاہ کی تیاری کا اہتمام بھی کیا۔

ڈاکٹر محمد نعیم کو ادارہ زبان و ادبیات، پنجاب یونیورسٹی سے بحیثیت ایسوسی ایٹ پروفیسر وابستہ ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ اس دوران تدریس و تحقیق کے ساتھ ساتھ ادارے کی مجموعی بہتری کے لیے انھوں نے متنوع کاموں میں اپنا حصہ ڈالا۔ بی ایس اردو کے نصاب کی تیاری اور اس کی کلاسوں کا اجرا، مجلہ بازیافت کی ایچ ای سی سے بحالی اور اس کی ویب گاہ کی بین الاقوامی سطح کی تیاری اور اورینٹل کالج کے مختلف علمی مجلوں کی ایچ ای سی سے بہتر کیٹگری میں منظوری جیسے متنوع اقدامات شامل ہیں۔ انھوں نے بازیافت اور اورینٹل کالج میگزین کی دنیا بھر کی انڈیکسنگ ایجنسیوں میں شمولیت کو ممکن بنایا جس سے ادارے میں شائع ہونے والی تحقیق کو بین الاقوامی قارئین تک رسائی ملی۔ مزید برآں انھوں نے یہاں متعدد علمی ورکشاپس اور سیمیناروں کا انعقاد ممکن بنایا جس سے طلبہ و طالبات کی علمی و ادبی آبیاری میں خاطر خواہ مدد ملی۔

13 جنوری 2023ء کو انجمن اردو کے زیر اہتمام معروف افسانہ نگار، ناول نگار، نقاد اور مترجم محمد حمید شاہد کے اعزاز میں ایک نشست کا انعقاد ہوا۔ نظامت کے فرائض جمال الدین خان نے سرانجام دیے۔ محمد نعیم نے تلاوت کی اور جشن عباس نے نعت کا شرف حاصل کیا۔

ڈاکٹر ضیاالحسن اور ڈاکٹر محمد نعیم نے مہمان کے فن اور شخصیت پر اظہار خیال کیا۔ محمد حمید شاہد نے افسانہ نگاری، ترجمہ نگاری اور اپنی خود نوشت "خوشبو کی دیوار کے پیچھے" پر اختصار کے ساتھ جامع گفتگو کی۔ آخر پر طالبعلموں نے محمد حمید شاہد سے سوالات کیے جن کے انھوں نے تفصیل سے جواب دیے۔

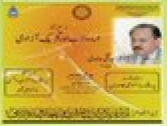

ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی میں ڈاکٹر سید تقی عابدی کا توسیعی خطبہ

ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کینیڈا میں مقیم معروف محقق، نقاد، شاعر اور دانشور پروفیسر ڈاکٹر سید تقی عابدی نے "اردو ادب اور تحریک آزادی" کے موضوع پر آن لائن توسیعی خطبے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آزادی قدرت کی سب سے بڑی نعمت ہے اور زندہ قومیں ہی آزادی کی حقیقی قدر و منزلت سے آشنا ہوتی ہیں۔ انھوں نے شعر و ادب کے ذریعے آزادی کی تحریک میں روح پھونکنے والوں اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر ڈائریکٹر ادارۂ زبان و ادبیات اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے ڈاکٹر سید تقی عابدی کا شکریہ ادا کیا۔

برطانیہ میں مقیم معروف شاعر باصر کاظمی کے اعزاز میں نشست

ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی اور اورینٹل کالج لاہور میں برطانیہ میں مقیم معروف شاعر جناب باصر کاظمی کے اعزاز میں خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی صدارت پرنسپل اورینٹل کالج و ڈین کلیہ علوم شرقیہ پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے کی۔ تقریب کی نظامت، ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی کے استاد جناب مشتاق احمد خان نے کی۔

ادارے کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے جناب باصر کاظمی کی علمی و ادبی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ بیسویں صدی کے اہم شاعر ناصر کاظمی کے صاحب زادے اور برطانیہ میں اردو کے سفیر ہیں۔ اس موقع پر پروفیسر ساجد علی اور سابق بیوروکریٹ جناب جاوید اقبال اعوان نے جناب باصر کاظمی سے اپنے نصف صدی کے تعلق کی یادیں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی شعری خدمات پر روشنی ڈالی۔ جناب باصر کاظمی نے اپنے ادبی سفر کے ساتھ ساتھ برطانیہ میں اردو کے فروغ کے لیے کی جانے والی کاوشوں پر روشنی ڈالی اور اپنا کلام پیش کیا۔ تقریب کے اختتام پر صدر مجلس پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے باصر کاظمی کی فکر و فن پر روشنی ڈالتے ہوئے انھیں عصر حاضر کی ایک توانا آواز قرار دیا۔

ڈاکٹر معین نظامی استاد، محقق، شاعر، ادیب اور مترجم ہیں۔ ان کی ادبی اور تحقیقی کتابیں پاکستان کے علاوہ ایران، بھارت اور برطانیہ سے بھی شائع ہوئی ہیں۔ ان کی دو تحقیقی کتابوں کو ایرانی حکومت نے اعلیٰ تحقیقی اعزازات بھی دیے ہیں۔ شاعر اور مترجم کی حیثیت میں ان کے فکر و فن کے بارے میں کئی ملکی اور غیر ملکی دانشوروں نے اظہار خیال کیا ہے۔ پاکستان کی چار یونیورسٹیوں میں ان کی علمی و ادبی خدمات پر بی ایس، ایم اے اور ایم فل کے متعدد مقالے لکھے گئے ہیں۔ ڈاکٹر معین نظامی نے پی ایچ ڈی، ایم فل اور ایم اے کے متعدد مقالات کی راہنمائی کی ہے۔ ان کے تحقیقی مضامین ملکی اور غیر ملکی تحقیقی رسائل میں چھپتے رہتے ہیں۔ انھوں نے کئی ممالک میں عالمی کانفرنسوں میں شرکت کی ہے۔ وہ مختلف ٹی وی چینلز کے پروگراموں میں بھی شرکت کرتے رہتے ہیں اور قومی اخباروں اور سوشل میڈیا پر بھی فعال ہیں۔

ڈاکٹر معین نظامی فارسی، اردو اور پنجابی شعر و ادب کے ساتھ ساتھ اسلامیات، تاریخ، تصوف، رومی، اقبال، مخطوطات اور لوک ورثے سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کا زیادہ تر علمی کام انھی موضوعات پر ہے۔ وہ پنجاب یونیورسٹی میں تین بار صدر شعبہ فارسی اور چار سال مسند سید علی ہجویری تصوف کے صدر نشین رہے۔ کرمانی سنٹر فار لینگویجز اینڈ لٹریچر کے ڈائریکٹر رہے۔ آج کل پنجاب یونیورسٹی کے جرنیلی ادارے اورینٹل کالج کے پرنسپل، ڈین فیکلٹی آف اورینٹل لرننگ، ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف لینگویجز، صدر شعبہ ہندی اور صدر نشین ہجویری مسند تصوف ہیں۔

ادارہ زبان و ادبیاتِ اردو پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے زیرِ اہتمام اوساکا یونیورسٹی جاپان میں اردو کے استاد جناب میاموتو تاکاشی کے اعزاز میں ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا۔

تقریب کی صدارت پرنسپل اورینٹل کالج و ڈین کلیہ علوم شرقیہ پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے کی۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ادارہ زبان و ادبیاتِ اردو کے لیکچرر جناب مشتاق احمد خان نے ادا کیے۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت محمد وسیم اور نعتِ رسول مقبول پیش کرنے کی سعادت محمد نعیم نے حاصل کی۔ اوساکا یونیورسٹی میں شعبۂ اردو کے استاد ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر نے مہمان خصوصی جناب میاموتو تاکاشی کی اردو کے حوالے سے خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ جناب میاموتو تاکاشی نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ وہ اردو اور پاکستان سے گہری محبت رکھتے ہیں اور لاہور کے تاریخی حسن نے انھیں بہت متاثر کیا ہے۔

ادارہ زبان و ادبیاتِ اردو کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے جاپان میں اردو کے فروغ کے لیے کوششیں کرنے والوں کو جاپان میں اردو کا سفیر قرار دیا۔ تقریب کے صدر پرنسپل اورینٹل کالج و ڈین کلیہ علوم شرقیہ پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے جناب میاموتو کو پاکستان میں خوش آمدید کہتے ہوئے جاپان میں اردو کے فروغ کے لیے ان کی کوششوں کو خراجِ تحسین پیش کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں اردو اور دوسری زبانیں سیکھنے کے لیے آنے والے غیر ملکیوں کو ہر ممکن سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

مضمون نویسی کے مقابلے میں
ادارہ زبان و ادبیات
پنجاب یونیورسٹی کی پہلی پوزیشن

مجلس اقبال جی سی یونیورسٹی لاہور کے زیرِ اہتمام یوم آزادی کی مناسبت سے بین الکلیاتی مضمون نویسی کے مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلے کا عنوان تھا "آزادی ایک نعمت بھی، ذمہ داری بھی"۔ 13 اگست 2022 کو نتائج کا اعلان کیا گیا جس کے مطابق ادارہ زبان و ادبیاتِ اردو اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کی طالبہ ماہ نور جاوید نے اول انعام حاصل کیا۔ ادارہ زبان و ادبیات کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران اور ڈین کلیہ شرقیہ و پرنسپل اورینٹل کالج پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے اس کامیابی پر ایم اے اردو سال دوم کی طالبہ ماہ نور جاوید کو مبارک باد پیش کی۔

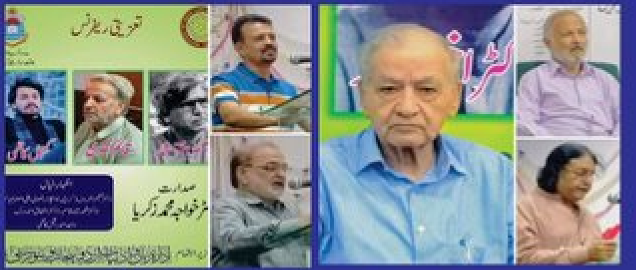

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی میں معروف شعرا ڈاکٹر اختر شمار جناب قائم نقوی اور جناب کمیل، کاظمی کی یاد میں تعزیتی ریفرنس

ادارہ زبان و ادبیات اردو، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام معروف شعرا ڈاکٹر اختر شمار، جناب قائم نقوی اور جناب کمیل ۔کاظمی کی یاد میں تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس تعزیتی ریفرنس کی صدارت پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا صاحب نے کی اور مہمان حضرات میں واجد امیر صاحب، غضنفر شاہ قاسم صاحب، علی اصغر عباس صاحب اور ڈاکٹر اشفاق احمد ورک صاحب نے شرکت کی اور اظہار خیال کیا۔

نظامت کے فرائض ادارہ اردو کے لیکچرار مشتاق احمد صاحب نے ادا کیے اور باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ تلاوت میقات دوم کے طالب علم عمر فاروق نے کی اور نعت رسول مقبول ﷺ کے لیے میقات ششم سے ارشد علی تشریف لائے۔ تلاوت اور نعت کے بعد مشتاق احمد صاحب نے نوجوان شاعر کمیل کاظمی پر اظہار خیال کرنے کے لیے سب سے پہلے دعوت واجد امیر صاحب کو دی اور انھوں نے کمیل کاظمی پر بات کرتے ہوئے بہت خوبصورت انداز میں کہا کہ بعض الفاظ انسان کا پیچھا کیا کرتے ہیں اور شاید کمیل کاظمی کے الفاظ نے کچھ زیادہ ہی شدت کا مظاہرہ کیا اور انھیں ان سے اور انھیں ہم سے جدا کر دیا۔ واجد امیر صاحب کے بعد علی اصغر عباس نے قائم نقوی اور ڈاکٹر اختر شمار پر ایک طویل مضمون پڑھا اور ان کے ساتھ اپنی زندگی کے جو لمحات گزارے وہ بھی سامعین کے گوش گزار کیے۔ ان کے بعد غضنفر شاہ قاسم نے ڈاکٹر اختر شمار صاحب پر بات کی اور ان کے ساتھ اپنے ادبی و علمی سفر کا ذکر کیا اور ان کی شاعری کے مختلف پہلوؤں پر بات کرتے ہوئے ان کے اشعار بھی پڑھ کر سنائے۔ ان کے بعد ڈاکٹر اشفاق احمد ورک صاحب کو دعوت دی گئی تو ڈاکٹر صاحب نے اختر شمار کے ساتھ پی ایچ ڈی کا قصہ سنایا اور ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مثلاً اختر شمار صاحب کی لوگوں کے متعلق رائے، ان کا مزاج، ان کی صدارت اور اس طرح کی بے شمار باتوں کا ذکر کیا۔

آخر میں ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا صاحب کو دعوت دی گئی اور انھوں نے پہلے تو چند الفاظ کمیل کاظمی کے لیے کہے اور بعد میں طویل گفتگو قائم نقوی اور ڈاکٹر اختر شمار صاحب کے متعلق کی۔ خواجہ صاحب نے بتایا کہ ان کے مراسم اختر شمار اور قائم نقوی سے کچھ چالیس سال سے زائد کے ہیں۔ خواجہ صاحب نے طالب علموں کو یہ بھی بتایا کہ اختر شمار کو زیادہ تر بطور شاعر پہچانا جاتا ہے لیکن انہوں نے شاعری اور نثر دونوں میں بے حد لکھا ہے۔ انھوں نے ان دونوں شخصیات کے لیے دعائے مغفرت کی۔

آخر میں شرکائے محفل نے مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی کہ رب تعالیٰ انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا کریں۔

آمین ثم آمین۔

امریکا میں مقیم شاعر جناب عتیق حیدر سے ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر

ادارہ زبان وادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے امریکا میں مقیم معروف شاعر جناب عتیق حیدر سے ملاقات کے دوران میں امریکا میں اردو کے فروغ کے حوالے سے انھیں خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر پروفیسر محمد کامران نے انھیں اپنی کتاب پیش کی اور ادارہ زبان وادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی کے مختلف علمی منصوبوں سے آگاہ کیا۔

ادارہ زبان وادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی میں معروف شاعرہ راحت زاہد کے اعزاز میں تقریب

ادارہ زبان وادبیات پنجاب یونیورسٹی میں برطانیہ میں۔ مقیم معروف شاعرہ اور براڈ کاسٹر محترمہ راحت زاہد کے اعزاز میں تقریب منعقد ہوئی تقریب کی نظامت کے فرائض جناب مشتاق احمد خان نے ادا کیے۔ جمیل جالبی چیئر کے صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر ضیاالحسن نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے محترمہ راحت زاہد کی غزل کو ایک منفرد آواز قرار دیا۔ معروف شاعرہ سیدہ صائمہ کامران نے محترمہ راحت زاہد کی شاعری کو امید اور رجائیت کا پیغام قرار دیا۔ معروف شاعر اور ٹی وی میزبان جناب وصی شاہ نے راحت زاہد کی شاعری میں محبت اور سماجی شعور کے پہلو پر اظہار خیال کیا۔ ادارہ زبان وادبیات پنجاب یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اورینٹل کالج کی تابناک روایات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ محترمہ راحت زاہد گزشتہ تین دہائیوں سے برطانیہ میں اردو کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہیں، اس لیے ادارہ زبان وادبیات ان۔ کی بے مثال خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انھیں خصوصی ایوارڈ سے نواز رہا ہے۔

تعلیمی ایڈیشن
ڈاکٹر جمیل جالبی کی علمی و ادبی خدمات پر پنجاب یونیورسٹی میں سیمینار

جمیل جالبی چیئر، ادارہ زبان و ادبیات اردو کے زیرِ اہتمام قومی سیمینار

جمیل جالبی چیئر ادارہ زبان و ادبیات اردو، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیرِ اہتمام ڈاکٹر جمیل جالبی کی علمی و ادبی خدمات کے حوالے سے منعقد ہونے والے قومی سیمینار کی رپورٹ ڈاکٹر عاطف خالد بٹ نے تحریر کی اور روزنامہ نوائے وقت لاہور میں 19 جون 2022 کو شایع ہوئی۔

الوداعی تقریب سال دوم ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے اردو سال دوم کی الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔تقریب میں پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ڈائریکٹر ادارہ زبان و ادبیات اردو ڈاکٹر محمد کامران ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر ناصر عباس نیر، ڈاکٹر عارفہ شہزاہ، ڈاکٹر نعیم ورک، ڈاکٹر انیلا سلیمہ، جناب مشتاق احمد خان، ڈاکٹر ظہیر عباس اور میڈم سونیا سلیم نے شرکت فرمائی، نظامت کے فرائض ارشد علی، جمال الدین، عبدالرحمٰن، طاہر امین، علیشا خالد اور چمن فاطمہ (میقاتِ ششم) نے انجام دیئے۔تقریب کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جس کی سعادت ایم اے اردو سال دوم کے طالب علم سید عبدالحسیب نے حاصل کی، سال دوم کے طالب علم سرفراز حسن نے بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت شریف پیش کیا۔

سب سے پہلے ثمرین سجاد میقاتِ دوم نے سینئرز کے لئے اپنا ایک مضمون پیش کیا، پھر ایم اے اردو سال دوم سے آصف نواز اور طاہر خان نے اپنا کلام پیش کیا، اسکے بعد علیشا خالد (میقاتِ ششم) نے کلامِ اقبال ترنم کے ساتھ پیش کیا، اسکے بعد مدثر علی تصور نے اپنا کلام پیش کیا، پھر خدائے سخن، میر تقی میر پر میقاتِ ششم کے دو طالب علموں نے ایک ٹیبلو پیش کیا گیا، اسکے بعد ایم اے اردو سال دوم سے سید تیمور حسین کاظمی نے اپنا کلام پیش کیا، اسکے بعد میقاتِ ششم کے جی آر اور سی آر نے سینئرز کو ٹائٹلز سے نوازا، پھر ایم اے اردو سال دوم کی طالبہ نبیلہ رانی نے اپنا مضمون پیش کیا جس کے بعد ایم اے اردو سال دوم کی جی آر ماہ نور جاوید نے کلماتِ تشکر ادا کیے اور ساتھ ہی اساتذہ کرام کا شکریہ بھی ادا کیا۔ڈائریکٹر ادارہ زبان و ادبیات اردو ڈاکٹر محمد کامران نے اس الوداعی تقریب کے حوالے سے اظہار خیال کیا اور پھر استادِ محترم ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے اظہار خیال کیا اور ایم اے اردو سال دوم کے طلباء و طالبات کو ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔آخر میں تمام اساتذہ کرام نے انجمنِ اردو کے لئے خدمات انجام دینے والے طلباء و طالبات کو شیلڈز سے نوازا۔

11 جنوری 2023 کو انجمنِ اردو کے زیرِ انتظام ہونے والی ادبی نشست کے مہمان خاص محمد عباس تھے جن کا افسانوی مجموعہ "مترشا بالو" کے نام سے شایع ہوا۔انھوں نے اپنے تخلیقی تجربے پر جامع گفتگو کی۔گفتگو کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں طالبعلموں نے بھر پور حصہ لیا۔محمد عباس کے ساتھ ڈاکٹر ظہیر عباس اور ڈاکٹر محمد نعیم ورک آج کی ادبی نشست کی زینت بنے۔آخر میں نگران انجمنِ اردو مشتاق احمد خان نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر جمیل جالبی چیئر ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی میں قومی سیمینار

ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی اور اورینٹل کالج لاہور میں ڈاکٹر جمیل جالبی چیئر کے زیر اہتمام قومی جمیل جالبی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ نظامت کے فرائض جمیل جالبی چیئر کے صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحسن نے ادا کیے۔ ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ جمیل جالبی اردو ادب کی بڑی ہستی ہیں، ادب کی تاریخ، تراجم، تنقید اور لغت سازی کے حوالے سے ان کی خدمات مسلمہ ہیں۔

اس موقع پر ڈاکٹر محمد نعیم ورک نے ڈاکٹر جمیل جالبی کی علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا وہ علمی، ادبی اور تہذیبی شخصیت تھے جنھوں نے اردو ادب کے دائرے میں وسعت پیدا کی۔ شعبۂ اردو یونیورسٹی آف سرگودھا کے استاد ڈاکٹر ساجد جاوید نے جمیل جالبی کی تاریخ ادب کی چاروں جلدوں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا۔ شعبۂ اردو سرگودھا یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر شاہد نواز نے ڈاکٹر جمیل جالبی کی تاریخ ادب میں پیش کیے گئے داستانوی ادب اور ناول کا جائزہ پیش کیا۔ شعبہ اردو جی سی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی نے جمیل جالبی کی تاریخ ادب کے اسلوب اور ادوار پر اظہار خیال کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر امجد طفیل نے ڈاکٹر جمیل جالبی کی تنقیدی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ سیمینار کے اختتام پر تقریب کے صدر پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے کہا کہ جمیل جالبی کی تاریخ ادب بلاشبہ اردو کی بہترین ادبی تاریخ ہے مگر اس کا تنقیدی جائزہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ ادب کی تاریخ کو سمجھنے کے لیے نیا تناظر مہیا ہو سکے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کی ریسرچ سیمینار میں شرکت

ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے گلبرگ کالج برائے خواتین لاہور میں ریسرچ سیمینار میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ معیاری تحقیق ہی ترقی اور کامیابی کا راستہ ہے۔ سیمینار میں کالج کی پرنسپل ڈاکٹر نصرت ناہید ظفر، وائس پرنسپل ڈاکٹر شگفتہ گلریز، صدر شعبہ اردو ڈاکٹر ثمینہ ندیم کے علاوہ اساتذہ اور طالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

ادارۂ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی کے طالب علم کا اعزاز

ادارۂ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی کے طالب علم سید تیمور حسین کاظمی نے فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور میں بین الکلیاتی مشاعرہ بیاد ناصر کاظمی میں اورینٹل کالج کی نمائندگی کرتے ہوئے طرحی غزل کے مقابلے میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ پرنسپل اورینٹل کالج و ڈین کلیہ شرقیہ پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی اور ادارے کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اس شاندار کامیابی پر سید تیمور حسین کو مبارک باد پیش کی ہے۔

ڈاکٹر تحسین عباس استاد، افسانہ نگار اور نقاد ہیں۔ اردو اور عالمی فکشن ان کی دلچسپی کا محور ہے۔ ان کے افسانے پاکستان اور ہندوستان کے موقر ادبی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ متنوع موضوعات پر ان کے مضامین اردو کے اہم ادبی جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ بطور افسانہ نگار پاکستان کے چار مختلف اعلیٰ تعلیمی اداروں سے ان پر ایم فل کی سطح کے سندی مقالے لکھے جا چکے ہیں۔ اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے اردو کے بعد انھوں نے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی اسناد گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور سے حاصل کیں۔ کچھ عرصہ وہ منہاج یونیورسٹی لاہور کے شعبہ اردو سے بطور مہمان استاد وابستہ رہے۔ وہ ایم فل اور ایم اے کی سطح کے متعدد مقالات کی رہنمائی کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر تحسین عباس بطور اسسٹنٹ پروفیسر ادارہ زبان و ادبیات اردو اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور سے 20 مئی 2022 سے وابستہ ہیں اس سے پہلے وہ پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر اردو خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

سونیا سلیم استاد، محقق اور نقاد ہیں۔ ان کا تعلیمی ریکارڈ شاندار رہا ہے۔ ایم اے اردو اور ایم فل اردو کے امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیے۔ اردو دونوں میں گولڈ میڈل حاصل کیے۔ سونیا سلیم کلاسیکی اور جدید ادب پر گہری نظر رکھتی ہیں۔ ان کی دلچسپی کا خصوصی گوشہ افسانوی ادب ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا زیادہ تر کام اردو ناول اور افسانے کا تجزیاتی، تحقیقی اور تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ ہے۔ افسانوی ادب کے ساتھ ساتھ اردو زبان کے آغاز و ارتقا کے نظریات و مباحث اور انگریزی ادب کی تفہیم و تشریح سے بھی ان کی خاص دلچسپی ہے

ڈاکٹر ایلا سلیم ادارہ زبان و ادبیات اردو سے بطور اسسٹنٹ پروفیسر وابستہ ہیں۔ آپ لاہور میں پیدا ہوئیں۔ تعلیمی کیریئر شاندار رہا۔ انٹرمیڈیٹ اور بی اے میں بورڈ اور کالج کی سطح پر High achiever award حق دار قرار پائیں۔ بی اے میں پنجاب یونیورسٹی سے اردو ادب میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ پنجاب یونیورسٹی ہی سے ایم اے کا امتحان امتیازی پوزیشن سے پاس کیا۔ ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی شعبہ اردو اورینٹل کالج ہی سے کیا اور تحقیقی مقالے اردو تذکروں پر تحقیق و تنقید اور جابر علی سید: حیات اور ادبی خدمات کے موضوع پر لکھے۔ پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز انھوں نے ایک پاکستان کینیڈین کالج سے کیا۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن سے امتیازی پوزیشن پر لیکچرار (2012) اور اسسٹنٹ پروفیسر (2015) منتخب ہوئیں۔ یونیورسٹی آف ایجوکیشن میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر فرائض انجام دیے اور 2018 سے ادارہ ہٰذا سے منسلک ہیں۔ آپ خاص طور پر تاریخ، تحقیق و تدوین، لسانیات اور اقبالیات سے شغف رکھتی ہیں اور آج کل انہی مضامین کی تدریس پر مامور ہیں۔ اب تک معیاری تحقیقی جرائد میں آپ کے متعدد تحقیقی مقالے شائع ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں دو کتابیں بھی منظر عام پر آ چکی ہیں جن میں اصول انتقاد ادبیات۔ ایک جائزہ (ترتیب، تدوین و تحشیہ) اور جابر علی سید: حیات اور ادبی خدمات شامل ہیں۔ موخر الذکر کتاب کو اکابرین ادب و تحقیق کی طرف سے خوب داد و تحسین موصول ہوئی۔

متعدد ملکی و غیر ملکی (آن لائن) کانفرنسز اور سیمینارز میں مقالات پیش کر چکی ہیں۔ اب تک چودہ ایم اے اور دس ایم فل کی سطح کے تحقیقی مقالوں کی نگرانی کے فرائض انجام دے چکی ہیں۔ ادارے کی انجمن اردو کی انچارج رہیں اور آج کل مجلہ تحقیق کی نگران ہیں۔ ادارے کی مختلف کمیٹیوں کی رکن اور سیکرٹری آئی ڈی پی سی ہیں۔

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی میں محفل مشاعرہ

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی میں اوساکا یونیورسٹی جاپان میں اردو کے استاد ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کی زیر صدارت مشاعرہ منعقد ہوا جس میں صدر محفل کے علاوہ جناب شاہین عباس، جناب مسعود عثمانی، ڈاکٹر ضیاالحسن اور ڈاکٹر محمد کامران نے اپنا کلام پیش کیا۔ تقریب میں چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر ہارون عثمانی، پروفیسر ڈاکٹر ناصر عباس نیر، ڈاکٹر عارفہ شہزاد، ڈاکٹر محمد نعیم اور طلبہ و طالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

ڈاکٹر ناصر عباس نیر، عہد حاضر کے ممتاز نقاد اور افسانہ نگار ہیں۔ اس وقت وہ ادارہ زبان و ادبیات اردو میں بہ طور پروفیسر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ تین سال (۶۱۰۲ تا ۹۱۰۲ء) کے لیے اردو سائنس بورڈ کے ڈائریکٹر جنرل کے طور پر بھی کام کر چکے ہیں۔ انھوں نے زکریا یونیورسٹی سے، اردو تنقید پر مغربی تنقید کے اثرات پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، جب کہ پوسٹ ڈاکٹریٹ کے لیے وہ ہائیڈل برگ یونیورسٹی، جرمنی گئے، جہاں "نوآبادیاتی عہد کے اردو نصابات" پر تحقیق کی۔ ان کی کتاب "ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری" اسی تحقیق پر مشتمل ہے۔ جرمنی کے علمی و ثقافتی مشاہدات کو "ہائیڈل برگ کی ڈائری" میں رقم کیا ہے۔ جدید و مابعد جدید تنقیدی تصورات ان کی دل چسپی کا اہم موضوع رہے ہیں۔ ان کی کتاب "جدید و مابعد جدید تنقید، اردو کے تناظر میں" (جو ان کے ایم فل کے مقالے پر مشتمل ہے)، اس موضوع پر ایک اہم کتاب ہے۔ پاکستان سے اس کے چار ایڈیشن، جب کہ ہندوستان سے، تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
اردو میں مابعد نوآبادیاتی مطالعات کو فروغ دینے میں، انھوں نے قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔ اس موضوع پر ان کی کتابیں، اولیت کا درجہ رکھتی ہیں۔ "مابعد نوآبادیات، اردو کے تناظر میں"؛ "اردو ادب کی تشکیل جدید" اور "جدیدیت اور نوآبادیات" میں کلاسیکی اور جدید و معاصر اردو ادب کا مطالعہ، مابعد نوآبادیاتی تناظر میں کیا گیا ہے۔ یہ تینوں کتابیں، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کی ہیں۔ اسی معتبر عالمی ادارے سے، ان کی کتاب "اس کو اک شخص سمجھنا تو مناسب ہی نہیں" شائع ہوئی ہے۔ "اردو ادب کی تشکیل جدید" کو کراچی لٹریچر فیسٹول اور اکادمی ادبیات، پاکستان کا بابائے اردو مولوی عبدالحق ایوارڈ ملے ہیں، جب کہ "اس کو اک شخص سمجھنا تو مناسب ہی نہیں" کو یو بی ایل ادبی ایوارڈ ملا ہے۔ ان کی دیگر اہم کتابوں میں "لسانیات اور تنقید"؛ "متن اور سیاق"، عالمگیریت اور اردو"؛ "یہ قصہ کیا ہے معنی کا"؛ "مجید امجد: حیات، شعریات اور جمالیات" اہم ہیں۔ ان کی نئی کتاب "نئے نقاد کے نام خطوط" زیر اشاعت ہے۔ ان کے افسانوں کے چار مجموعے، "خاک کی مہک"؛ "فرشتہ نہیں آیا"؛ "راکھ سے لکھی گئی کتاب" اور "ایک زمانہ ختم ہوا ہے" شائع ہوئے ہیں۔ ان کے انگریزی مضامین کا مجموعہ Modernity, Coloniality and Urdu Literature بھی شائع ہوا ہے۔ یہ سب کتابیں سنگ میل جیسے ممتاز اشاعتی ادارے سے منظر عام پر آئی ہیں۔
انھوں نے کیرن آرمسٹرانگ کی اساطیر پر کتاب کا ترجمہ، "اساطیر کی تاریخ" کے عنوان سے کیا ہے، جسے مشعل نے شائع کیا تھا۔ انھوں نے ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے متعدد مقالات کی نگرانی کی ہے۔ خود ان کے مقالات، پاکستان، ہندوستان کے ممتاز جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ Brill جیسے عالمی معتبر ادارے کے جرنل آف اردو سٹڈیز کے تازہ شمارے میں ان کا انگریزی مقالہ شائع ہوا ہے، جو سریندر پرکاش سے متعلق ہے۔ وہ متعدد عالمی اور ملکی کانفرنسوں میں شریک ہوئے ہیں۔ کئی کانفرنسوں میں کلیدی مقالات بھی پیش کیے ہیں۔ پاکستان کے ادبی فیسٹول میں بھی وہ باقاعدگی سے، مدعو کیے جاتے ہیں۔
وہ اردو کے ساتھ، یکساں سہولت سے، انگریزی میں بھی لکھتے ہیں۔ موقر انگریزی اخبارات Dawn اور The News میں ان کے کالم و مضامین باقاعدگی سے شائع ہوتے ہیں۔

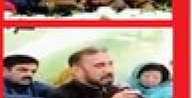

ادارہ زبان و ادبیات اردو کے اساتذہ کی قومی جشن پاکستان مشاعرے میں شرکت

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران اور مسند جمیل جالبی کے صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر ضیاالحسن نے وزارت اطلاعات و نشریات اور ایک نجی یونیورسٹی کے اشتراک سے پاکستان کی ڈائمنڈ جوبلی کی مناسبت سے منعقد ہونے والے جشن پاکستان مشاعرے میں شرکت کی اور وطن عزیز کے حوالے سے اپنی شاعری میں قائد اعظم اور علامہ اقبال کے افکار پر عمل پیرا ہونے کا پیغام دیا۔

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی میں مشاعرہ

مشاعرے میں ڈاکٹر سید انوار احمد، جناب عباس تابش، جناب شاہین عباس، جناب واجد امیر، محترمہ حمیدہ شاہین، محترمہ تحریم صلاح الدین، ڈاکٹر شعیب احمد، جناب مشتاق احمد، ڈاکٹر ضیا الحسن، ڈائریکٹر ادارہ زبان و ادبیات ڈاکٹر محمد کامران اور ایم اے اردو سال دوم کے طالب علم سید تیمور حسین نے اپنا کلام پیش کیا۔ ڈائریکٹر ادارہ زبان و ادب ڈاکٹر محمد کامران صاحب نے مہمانوں کا استقبال کیا اور ان کا شکریہ بھی ادا کیا اور انجمن کے اراکین و نگران کو مشاعرے کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ مشاعرے کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جس کی سعادت سید عبد الحسیب (ایم اے اردو سال دوم) نے حاصل کی۔ ایم اے اردو سال دوم کے طالب علم سرفراز حسن نے بارگاہ رسالت ﷺ میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ یہ مشاعرہ بہت پُر رونق اور یادگار تھا اور مشاعرے کے درمیان میں جناب حسنین نظری نے نعت رسول مقبول ﷺ سنا کر محفل کو مزید رونق بخشی۔

مشاعرے کی نظامت کے فرائض نگران انجمن اردو پروفیسر ڈاکٹر ضیا الحسن نے انجام دیے۔

شعرائے کرام کے کلام سے منتخب اشعار درج ذیل ہیں:۔

دہائی دیتے ہوئے شخص کو بتاتے کوئی
زیادہ شور میں کوئی بھی سنائی دیتا نہیں
(سید تیمور حسین)

سب کو سناتے پھرتے ہیں اپنی کہانیاں
دنیا کو اور بھی اس پہ فدا کر رہے ہیں ہم
(مشتاق احمد خان)

دیکھتے سوچ جاں کون سنبھالے آ کر
یہ دشت اس کے چلے جانے سے خالی ہوا ہے
(شعیب احمد)

دو جگنوں سے چمک رہا ہے
میں جگنوں سے بھری ہوئی ہوں
(تحریم صلاح الدین)

عشق میں دانش و دانائی چلی جاتی ہے
کم سے کم بھی ہو تو یکتائی چلی جاتی ہے
(سجاد بلوچ)

آپ ﷺ چاہیں تو میرا گھر مہکنے لگے
آپ ﷺ چاہیں تو میرا دل سکوں ہو جائے
(حسنین نظری)

کوئی مشکل نہیں کہ ہے جو ہے کہہ لینا
اگر کوئی چاہتا ہے تمہارے دیکھنے سے
(حمیدہ شاہین)

خدا کو چھوڑ دیا ہے کہ کوئی ڈر رہا ہے
سو یہاں عشق خدا کا آ جا رہا ہے
(شاہین عباس)

پاس رہتے تو رقص کریں گے کسی کے ساتھ
آنکھیں رہیں تو آئینہ خانہ بنائیں گے
(واجد امیر)

جا نہیں سکتا ہوں میں فی الحال تصورات میں
مجھ سے منسوب کر دو کی خیالات میں
(محمد کامران)

مے ڈھل جاتی ہے اور جام ڈھل جاتا ہے
آج ساقی نے سر شام ڈھل جاتا ہے
(سید انوار احمد)

میرے جیسا کوئی دنیا میں کام آتا ہے
گھر کی تختی پہ کسی اور کا نام آتا ہے
(عباس تابش)

ڈاکٹر محمد کامران کی بین الاقوامی مولانا رومی و حضرت باہو کانفرنس میں شرکت

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے بین الاقوامی مولانا رومی و حضرت باہو کانفرنس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ صوفیائے کرام کی تعلیمات امن و آشتی پر مبنی ہیں اس لیے ان کے فرمودات کو تعلیمی نصابات کا حصہ بنا کر ہی ہم ایک بہتر اور محفوظ دنیا کا خواب پورا کر سکتے ہیں۔

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی میں ایورسٹ کی سرزمین (سفرنامہ نیپال) کی تقریب رونمائی

ادارہ زبان و ادبیات اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور میں پرنسپل اورینٹل کالج پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی کی زیر صدارت [illegible] کے پانچویں سفرنامے "ایورسٹ کی سرزمین (سفرنامہ نیپال)" کی تقریب رونمائی منعقد ہوئی۔ تقریب میں [illegible] پروفیسر ڈاکٹر [illegible] [illegible] تلاوت کلام پاک [illegible] نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ [illegible] ادارہ زبان و ادبیات اردو [illegible] استقبالیہ کلمات پیش کیے [illegible] سفرنامے کے بارے میں [illegible] پروفیسر ڈاکٹر [illegible] اس کتاب کا [illegible] سفرنامہ [illegible] کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی [illegible] سفرنامہ لکھنے کے سفر کو جاری رکھا ہے۔ تقریب کے آخر میں [illegible] صاحب کو ایک اعزازی شیلڈ سے نوازا گیا۔

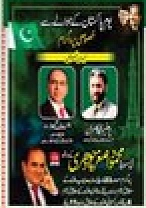

23 مارچ تجدید عہد کا دن ہے

ادارہ زبان و ادبیات اردو، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے یوم پاکستان کی مناسبت سے معروف یوٹیوب ویب ٹی وی پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 23 مارچ تجدید عہد کا دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں امید اور روشنی کا پیغام عام کرنے کی ضرورت ہے۔

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور میں محفل نعت

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ماہ صیام کے آخری عشرے کی مناسبت سے محفل نعت منعقد ہوئی۔ طلبہ و طالبات کی ادبی تنظیم انجمن اردو کے نگران پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحسن نے اردو میں نعت گوئی کی روایت پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر سید واصم علی شیرازی، [illegible] حسین اور سرفراز حسین نے نہایت عقیدت سے حضور سرورِ کونین حضرت محمد ﷺ پیش کیے۔

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور میں علامہ اقبال کی برسی کے موقع پر خصوصی تقریب

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور میں علامہ اقبال کی برسی کے موقع پر خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔ طلبہ و طالبات کی ادبی تنظیم انجمن اردو کے نگران پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحسن نے علامہ اقبال کی شاعری کے آفاقی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ [illegible] اس موقع پر ادارے کے طلبہ و طالبات نے ترنم سے اور تحت اللفظ میں علامہ اقبال کا کلام پیش کیا۔

ادارہ زبان و ادبیات اردو، پنجاب یونیورسٹی میں نثری نظم پر ایک نشست

ادارہ زبان و ادبیات اردو، پنجاب یونیورسٹی میں نثری نظم پر ایک نشست منعقد ہوئی [illegible] نثری نظم [illegible] اس نشست [illegible] پروفیسر ڈاکٹر [illegible] [illegible] نثری نظم [illegible] [illegible] تقریب کے آخر میں [illegible] ادارہ زبان و ادبیات اردو [illegible] کا شکریہ ادا کیا۔

تعزیتی ریفرنس بہ یاد پروفیسر ڈاکٹر قاضی عبدالرحمٰن عابد

معروف نقاد، محقق اور ماہرِ تعلیم پروفیسر ڈاکٹر قاضی عابد 21 فروری 2022 کو حرکتِ قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے تھے۔ ادارہ زبان و ادبیات اردو کے زیرِ اہتمام 09 مارچ 2022 بدھ کے روز اورینٹل کالج کے تاریخی شیرانی ہال میں ان کے لیے ایک تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس ریفرنس میں جی سی یونیورسٹی کے امتیازی پروفیسر ڈاکٹر سعادت سعید، پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی، پروفیسر ڈاکٹر صائمہ ارم صدر شعبہ اردو جی سی یو لاہور، معروف ترقی پسند جناب خالق مقصود، سرگودھا یونیورسٹی سے ڈاکٹر شاہد نواز، ڈاکٹر ساجد جاوید، راوی روڈ کالج سے ڈاکٹر ضمیر عباس کے ساتھ ساتھ ادارہ زبان و ادبیات کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، پروفیسر ڈاکٹر ضیا الحسن، پروفیسر ڈاکٹر ناصر عباس نیر اور ڈاکٹر محمد نعیم نے قاضی عابد صاحب کی شخصیت، تدریس، تحقیق اور تنقید کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی۔

مقررین نے واضح کیا کہ قاضی عابد ایک اعلیٰ دماغ اور نہایت مہذب شخصیت کے حامل تھے۔ ان کی شخصیت کا جوہر محبت اور مسکراہٹ ہے۔ وہ شاگرد پرور انسان تھے۔ انھوں نے تنقیدی تھیوری اور ترقی پسندی میں مکالمے کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ان کی رحلت پر دنیا بھر سے سوگواران کے پیغامات اور سوشل میڈیا پر ان کے لیے دعائیہ اور تعزیتی پوسٹوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے ذاتی سطح پر اپنی توجہ اور محبت سے ایک بڑا حلقہ اثر پیدا کر لیا ہے۔

آخر میں ڈاکٹر محمد کامران نے قاضی عابد صاحب کے خصائل کا ذکر کرتے ہوئے مہمانوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت بھی کروائی۔

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج 10 ویں سالانہ کھیلوں کے موقع پر عشائیہ اور مشاعرہ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کی 10 ویں سالانہ کھیلوں کے موقع پر عشائیہ اور مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی صدارت پنجاب یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر نے کی۔ مہمانانِ اعزاز پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا اور اوساکا یونیورسٹی جاپان کے استاد ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر تھے۔ صدر اسپورٹس کمیٹی و ڈائریکٹر ادارہ اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے استقبالیہ کلمات اور پرنسپل و ڈین کلیہ علوم شرقیہ پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے کلمات تشکر پیش کیے۔ اس موقع پر ڈاکٹر ضیا الحسن، ڈاکٹر اشوک کمار، ڈاکٹر عارفہ شہزاد، ڈاکٹر شعیب احمد، ڈاکٹر نبیلہ عمر، ڈاکٹر سعادت علی ثاقب، ڈاکٹر محمد کامران، ڈاکٹر زاہد منیر عامر اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے اپنا کلام پیش کیا۔

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں 120ویں سالانہ کھیلوں کے موقع پر اتھلیٹکس کے مقابلے

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں 10ویں سالانہ کھیلوں کے موقع پر طالبات کے مابین اتھلیٹکس کے مقابلے منعقد ہوئے نتائج کے مطابق 100 میٹر دوڑ کے مقابلے میں پہلی پوزیشن شعبہ فارسی کی صبا اکرم، دوسری پوزیشن شعبہ عربی کی سائرہ اور تیسری پوزیشن ادارہ اردو کی علیشبا خالد نے حاصل کی۔ 200 میٹر دوڑ کے مقابلے میں پہلی پوزیشن شعبہ فارسی کی صبا اکرم جب کہ دوسری اور تیسری پوزیشن ادارہ اردو کی طالبات ماریہ اور ام فروا نے حاصل کی۔ لانگ جمپ میں پہلی پوزیشن ادارہ پنجابی کی ثمرہ، دوسری پوزیشن ادارہ اردو کی علیشبا خالد اور تیسری پوزیشن شعبہ عربی کی ثمن عروج نے حاصل کی۔ شارٹ پٹ کے مقابلے میں پہلی اور دوسری پوزیشن شعبہ عربی کی طالبات ثمن عروج اور سونیا افتخار نے حاصل کی۔ ریلے ریس میں پہلی پوزیشن ادارہ اردو کی طالبات علیشبا خالد، ماریہ رانی، علینہ اور ام فروا نے حاصل کی۔

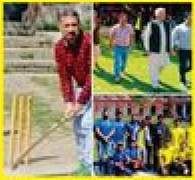

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں 120ویں سالانہ کھیلوں کا دوسرا دن

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں 120ویں سالانہ کھیلوں کے دوسرے دن کرکٹ کے فائنل میچ میں پہلی پوزیشن شعبہ عربی نے اور دوسری پوزیشن انسٹیٹیوٹ آف پنجابی نے حاصل کی۔ بیڈمنٹن کے مقابلے میں پہلی پوزیشن شعبہ عربی کے عمیر، دوسری پوزیشن شعبہ فارسی کے شہریار اور تیسری پوزیشن شعبہ فارسی کے بابر نے حاصل کی۔ ٹیبل ٹینس کے مقابلے میں پہلی پوزیشن انسٹیٹیوٹ آف پنجابی کے زمان جبکہ دوسری اور تیسری پوزیشن شعبہ فارسی کے شہریار اور قاسم نے حاصل کی۔ اس موقع پر اورینٹل کالج کے اساتذہ کے مابین ایک دوستانہ کرکٹ میچ ڈاکٹر پروفیسر حامد اشرف ہمدانی اور ڈاکٹر پروفیسر محمد کامران کی قیادت میں کھیلا گیا۔ ڈاکٹر محمد کامران کی ٹیم فاتح قرار پائی۔ حافظ محمد الطاف اور ڈاکٹر احسان احمد نے بہترین آل راؤنڈ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ پرنسپل اورینٹل کالج و ڈین کلیہ شرقیہ پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی سالانہ کھیلوں کے مقابلوں کے دوران میں موجود رہے اور اسپورٹس کمیٹی کو بہترین انتظامات پر خراج تحسین پیش کیا

ڈاکٹر محمد کامران کی لندن ہائی کمیشن، برطانیہ کے زیر اہتمام ڈاکٹر جاوید شیخ کی کتاب، کچھ میرے ہم نشین کی تقریب پذیرائی میں آن لائن شرکت

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے لندن ہائی کمیشن، برطانیہ کے زیر اہتمام ڈاکٹر جاوید شیخ کی کتاب، کچھ میرے ہم نشین کی تقریب پذیرائی میں آن لائن اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب اردو کے معروف ادیبوں کے حوالے سے ایک نادر تخلیق ہے جس کا اسلوب سادہ اور دل نشین ہے۔ انھوں نے عزت مآب ہائی کمشنر جناب معظم احمد خان کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے اس خوب صورت تقریب کا اہتمام کیا۔

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کی ۱۲۵ ویں سالانہ کھیلوں کی افتتاحی تقریب

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کی ۱۲۵ ویں سالانہ کھیلوں کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ پرنسپل اورینٹل کالج و ڈین کلیہ علوم شرقیہ پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے سالانہ کھیلوں کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک تاریخی لمحہ ہے جب اورینٹل کالج کی ۱۲۵ ویں سالانہ کھیلوں کی تقریب ہو رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ کھیل انسانی شخصیت پر مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اورینٹل کالج کی اسپورٹس کمیٹی کے صدر اور ڈائریکٹر ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اس موقع پر استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ تحصیل علم کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیاں خاص طور پر کھیل، انسانی شخصیت میں تحمل، برداشت اور سپورٹس مین سپرٹ پیدا کرتے ہیں۔ سالانہ کھیلوں کے پہلے دن رسہ کشی اور فٹ بال کے مقابلے منعقد ہوئے جن میں شعبۂ فارسی نے رسہ کشی اور ادارۂ زبان و ادبیات اردو نے فٹ بال میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور طلائی تمغوں کے حق دار ٹھہرے۔

ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی میں بین الاقوامی سیمینار

ادارۂ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی میں "امکانات کی دستک: انقرہ یونیورسٹی ترکی میں تعلیم و تحقیق کے مواقع" کے موضوع پر ایک بین الاقوامی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام مجید اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ پروگرام کے ناظم ڈاکٹر محمد نعیم ورک نے دنیا کے عالمی گاؤں بن جانے کے بعد دنیا کی مختلف جامعات کے علمی و تحقیقی کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے جامعات کے درمیان علمی اور تحقیقی روابط کی اہمیت واضح کی۔ ترکی سے آئے مہمان مقررین محترمہ رابعہ سلیم اور یوسف اصلان نے انقرہ یونیورسٹی ترکی کی تاریخ و تعارف پر ایک ڈاکومنٹری دکھائی۔ انھوں نے ترکی میں پوسٹ گریجویٹ کلاسوں میں داخلے کی بنیادی اہلیت اور وہاں قیام اور تعلیمی سرگرمیوں پر تفصیلی گفتگو کی۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی طلبہ و طالبات کے لیے ترکی حکومت کی طرف سے پیش کیے گئے مختلف وظائف حاصل کرنے کے طریقوں اور مواقع کی صراحت بھی کی۔ بعد ازاں طلبہ و طالبات نے ان سے مختلف سوالات کیے جن کے مقررین نے تفصیلی جوابات فراہم کیے۔ تقریب میں موجود ادارے کی اساتذہ محترمہ ڈاکٹر عارفہ شہزاد اور محترمہ ڈاکٹر ناہید سلیم نے مہمانوں میں تحائف تقسیم کیے۔ ڈاکٹر عارفہ شہزاد کا کہنا تھا کہ ترکی کی تہذیب مشرق و مغرب کا سنگم ہے، وہاں تعلیم کے دوران جدید مسلم تہذیب کا عمدہ تجربہ کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد کامران کی ترک مرکز ثقافت کی تقریب میں شرکت

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے یونس ایمرے ترک مرکز ثقافت لاہور کے زیر اہتمام صدر نشین شعبہ اردو انقرہ یونیورسٹی ترکی پروفیسر ڈاکٹر آسمان بیلن کے اعزاز میں منعقد ہونے والی تقریب میں شرکت کی۔ ڈاکٹر آسمان بیلن نے ترک موسیقی اور ثقافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس تقریب میں معروف ادیبوں اور شاعروں نے شرکت کی اور ترکی میں اردو کے فروغ کے لیے ڈاکٹر آسمان بیلن کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کی عالمی اردو کانفرنس میں شرکت

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی تیسری عالمی کانفرنس میں علامہ اقبال اور ترکی کے قومی شاعر محمد عاکف ایرصوئے کے افکار میں پائے جانے والی فکری مماثلتوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ زندہ قومیں اپنے اسلاف اور ان کے افکار کو زندہ رکھتی ہیں۔

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی میں بین الاقوامی سیمینار کا انعقاد

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی اور کینئیرڈ کالج لاہور میں پاکستان اور ترکی کے مابین علمی و ادبی روابط کے موضوع پر بین الاقوامی سیمینار منعقد ہوا۔ تقریب کی صدارت ڈین کلیہ شرقیہ پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے کی، جب کہ مہمان خصوصی، شعبہ اردو انقرہ یونیورسٹی، ترکی کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر آسمان بیلن اوز جان تھیں۔ ادارے کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاک ترک علمی و ادبی روایت محبت اور اخوت کے لازوال رشتے کی امین ہے۔

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی اور کینئیرڈ کالج لاہور میں ادبی نشست کا انعقاد

ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی اور کینئیرڈ کالج لاہور میں ادبی نشست کا انعقاد ہوا۔ تقریب کی صدارت ادارے کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے کی۔ امور طلبہ کے نگران اور جمیل جالبی چیئر کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ضیاالحسن نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہم نصابی سرگرمیاں طالب علموں کی شخصیت سازی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اظہار خیال کرتے یوں کہا کہ انجمن اردو کے پلیٹ فارم سے طلبہ کی ادبی تربیت کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ اس موقع پر بی ایس اور ایم اے کے طلبہ و طالبات نے اپنی تخلیقات پیش کیں، جنھیں حاضرین نے سراہا۔

پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی
سابق صدر شعبہ اردو، معروف ماہر اقبالیات

ڈائریکٹر ادارہ زبان و ادبیات ڈاکٹر محمد کامران کی بین الاقوامی ویبینار میں شرکت

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے ورلڈ اردو ایسوسی ایشن اور انجمن ترقی اردو ہند کے اشتراک سے کینیڈا میں مقیم معروف محقق، نقاد اور شاعر ڈاکٹر تقی عابدی کے اعزاز میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی ویبینار میں بطور مہمان اعزاز اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر تقی عابدی نے ادبی متون کی تدوین کے ذریعے اردو ادب کی جو خدمت کی ہے اور جس طرح اردو ادب کے مشاہیر کی خدمات پر کتابیں تصنیف کی ہیں وہ بے مثال ہیں۔ اس ویبینار کی صدارت معروف شاعر اور ڈرامانگار جناب امجد اسلام امجد نے کی۔

اردو زبان و ادب کا فروغ عصری تقاضا ہے

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے یونیورسٹی آف اوکاڑہ کا دورہ کیا۔ انھوں نے ایم فل اردو کے چار اسکالرز کے مقالات کا زبانی امتحان لیا اور اوکاڑہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر زکریا ذاکر سے ملاقات کی۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر زکریا ذاکر نے اردو زبان و ادب کے فروغ کو عصری تقاضا قرار دیا۔

ڈاکٹر عارفہ اقبال استاد، محقق، شاعر ہیں۔ عارفہ شہزاد کے نام سے لکھتی ہیں۔ اردو اور پنجابی میں شاعری کرتی ہیں۔ نظم نگاری ان کا بنیادی میدان ہے۔ ان کی ادبی اور تحقیقی و تنقیدی کتب شائع ہوئی ہیں۔ ان کے دو پنجابی شعری مجموعوں "چانھی چنیاں" اور "آکھیا سی ناں" کو ادبی تنظیموں کی طرف سے ایوارڈ دیا گیا ہے۔ ان کا اردو ناول "میں تمثال ہوں" انڈیا سے بھی شائع ہو چکا ہے۔ پاکستان کی یونیورسٹیوں میں ان کی علمی و ادبی خدمات پر بی ایس، ایم اے اور ایم فل کے سندی مقالے زیر تحقیق ہیں ان میں سے دو مقالے مکمل ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر عارفہ اقبال نے پی ایچ ڈی، ایم فل اور ایم اے کے متعدد مقالات کی راہنمائی کی ہے۔ ان کے تحقیقی مضامین اعلیٰ رسائل میں چھپتے رہتے ہیں۔ ان کی شاعری بھی متعدد معروف ادبی جریدوں میں شائع ہوتی رہتی ہے۔ ڈاکٹر عارفہ اقبال اردو اور پنجابی شعر و ادب کے ساتھ ساتھ اردو شاعری کے انگریزی تراجم اور انگریزی میں لکھی گئی اردو ادب کی تنقید سے گہری دلچسپی رکھتی ہیں۔ انھوں نے ہندی زبان میں بھی ڈپلومے کی سند حاصل کی ہوئی ہے۔ ایم اے اردو میں گولڈ میڈلسٹ ہیں اور سال 2000ء میں منعقدہ کانووکیشن میں انھوں نے پنجاب یونیورسٹی میں ماسٹرز کی سطح پر سب سے زیادہ گولڈ میڈل حاصل کیے۔ اس پر انھیں صدارتی انعام سے نوازا گیا۔ پی ایچ ڈی میں ہائر ایجوکیشن کی طرف سے سکالرشپ حاصل کی۔

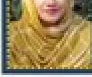

عائشہ شفیق
امسال ایم اے اردو میں
723/1000 نمبر حاصل کر کے
پنجاب یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی

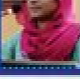

قرۃ العین جاوید
امسال ایم اے اردو میں
691/1000 نمبر حاصل کر کے
پنجاب یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی

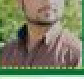

حذیفہ اسلم
امسال ایم اے اردو میں
690/1000 نمبر حاصل کر کے
پنجاب یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی

ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، پروفیسر ایمریطس ادارہ زبان و ادبیات اردو

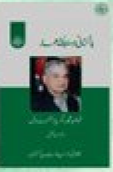

ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، پروفیسر ایمریطس ادارہ زبان و ادبیات اردو ہمارے عہد کے نامور نقاد، محقق، شاعر اور اردو ادب کے استاذ الاساتذہ ہیں۔ وہ 31 کتابوں کے مصنف اور مرتب ہیں خاص طور پر اکبر الہ آبادی اور مجید امجد کے حوالے سے ان کا تحقیقی اور تنقیدی کام ان کی شناخت بنیادی حوالہ ہے وہ جاپان اور ترکی میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ صدر شعبہ اردو، پرنسپل اورینٹل کالج اور ڈین کلیہ شرقیہ پنجاب یونیورسٹی اپنی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ ان کی تدریسی خدمات کا سلسلہ نصف صدی سے زیادہ عرصے پر پھیلا ہوا ہے اور وہ اس وقت اردو دنیا کے سب سے سینئر استاد ہیں جو آج بھی درس و تدریس، تحقیق، تدوین اور تنقید سے وابستہ ہیں۔ (ماخوذ از پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا۔ پاکستانی ادب کے معمار، ڈاکٹر امجد طفیل، پاکستان اکادمی ادبیات اسلام آباد)

ادارہ زبان و ادبیات اردو میں معروف شاعر فراق گورکھپوری کے حوالے سے تقریب

ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام ایک تقریب "فراق گورکھپوری: شخص اور شاعر" کے زیر عنوان منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ڈائریکٹر ادارہ زبان و ادبیات اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے کی۔ تقریب کے مہمان خاص ممتاز شاعر، محقق اور نقاد ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا) تھے۔ پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر، پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر عارف شیر اور ڈاکٹر ابرار سلیم اور ڈاکٹر محمد نعیم ورک سمیت طلباء وطالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض استاد ادارہ زبان و ادبیات اردو ڈاکٹر ابرار سلیم نے انجام دیے۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت ایم فل سکالر شعیب سلمان نے حاصل کی۔ سال دوئم کی طالبہ ماہ نور جاوید نے بارگاہ رسالت مآب میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر تقی عابدی نے کہا کہ "فراق غزل کا شاعر ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے فراق کی شخصیت اور شاعری پر بات کرتے ہوئے کہا کہ فراق غزل کا ایک معتبر نام ہے۔ انہوں نے کہا کہ فراق نہ صرف اردو بلکہ انگریزی کا بھی بڑا شاعر تھا اور اس نے تقریباً ۴۰ سانیٹ بھی لکھے۔ فراق نے بھاشا اور سنسکرت سے اساطیری روایت کو لیا جس سے ایک نیا نکھار ہماری اردو شاعری میں آیا۔ صحت متن کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی بھی شاعر یا نثر نگار کو سمجھنے کے لیے متن اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تقریب کے اختتام پر ڈائریکٹر ادارہ زبان و ادبیات اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اظہار تشکر کیا۔ اس موقعے پر ڈاکٹر سید تقی عابدی نے اپنی مرتبہ کلیات فراق کے نسخے اساتذہ کو پیش کیے۔

علامہ اقبال کی شاعری روشنی کا استعارہ ہے

ادارہ تالیف و ترجمہ کے ڈائریکٹر اور ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے جرمنی کے ایک ٹی وی چینل پر یوم اقبال کے حوالے سے منعقد ہونے والے مذاکرے کی صدارت کی۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال نے خودی کے تصور کے ذریعے آزادی و بیداری کا پیغام دیا اور ان کا آفاقی پیغام امید اور روشنی کا استعارہ ہے۔

ادارہ تالیف و ترجمہ کے ڈائریکٹر کی ترک پروفیسر اور برطانیہ کے شاعر و کالم نگار سے ملاقات

ادارہ تالیف و ترجمہ کے ڈائریکٹر اور ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اپنے ترکی کے حالیہ دورے کے دوران میں شعبہ اردو استنبول یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر جلال سوئیدان اور برطانیہ میں مقیم معروف شاعر اور کالم نگار جناب نعیم اختر سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد کامران نے انہیں ادارہ تالیف و ترجمہ کے اشاعتی منصوبوں کے بارے میں بتایا اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی مرتبہ انتخاب غزل کے نسخے پیش کیے۔

ڈاکٹر محمد کامران اور ڈاکٹر ضیاء الحسن کی استنبول یونیورسٹی کی کانفرنس میں شرکت

ادارہ تالیف و ترجمہ کے ڈائریکٹر اور ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے شعبہ اردو استنبول یونیورسٹی ترکی کے زیر اہتمام تراجم کی اہمیت کے موضوع پر منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اکیسویں صدی میں صرف وہی زبانیں زندہ رہیں گی جو جدید ٹیکنالوجی سے رشتہ استوار کریں گی۔ ادارہ زبان و ادبیات اردو کے پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحسن نے اپنے آن لائن خطاب میں تراجم کو سماجی و علمی ترقی کے لیے ناگزیر قرار دیتے ہوئے ان مترجمین کو خراج تحسین پیش کیا جو دوسری زبانوں کے علوم کو اردو میں منتقل کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر زاہد منیر عامر

پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر کی تصنیفات کا کینوس وسیع اور متنوع ہے۔ اردو ادب میں تحقیق و تدوین آپ کا میدان خاص ہے مگر شاعری، تنقید اور اقبالیات پر بھی آپ کی کتابیں نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ تاریخ، نفسیات، مذہب اور سماجی و فکری مسائل پر متعدد کتابیں آپ کی رشحات قلم سے وجود میں آ چکی ہیں۔ کلیات میر سوز کی تدوین آپ کا شاہکار ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کا ڈاکٹریٹ کا تحقیقی مقالہ ہے جو آپ نے ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی نگرانی میں مکمل کیا۔ آپ کی تصنیفات پچاس کے قریب ہیں مگر تاریخ جامعہ پنجاب، اپنی دنیا آپ پیدا کر، مکاتیب ظفر علی خان (تالیف)، مولانا ظفر علی خان بحیثیت ادیب، ارمغان خورشید، اقبال کا جہان نو آپ کی نمایاں ترین کتابیں ہیں۔ ڈاکٹر زاہد منیر عامر نے انگریزی اور عربی میں بھی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ آپ کو اردو اینڈ پاکستان اسٹڈیز چیئر کے صدر نشین کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے عالم اسلام کی قدیم درسگاہ جامعہ الازہر، قاہرہ مصر کے لیے منتخب کیا گیا۔ ڈاکٹر زاہد منیر عامر تین سال تک مصر میں اس منصب پر فائز رہے اور اس دوران میں آپ نے اردو کی ترویج اور اہل مصر کو تاریخ پاکستان سے روشناس کروانے کے لیے اہم تحقیقی منصوبوں پر کام کیا۔ وکیل مصر کے رنگ، ترا عکس آنکھوں میں اور نظم مجھ سے کلام کرتی ہے، آپ کے شعری مجموعوں کے نام ہیں۔ آپ کی شاعری کا عربی، فرانسیسی، انگریزی، فارسی، جاپانی اور پنجابی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر زاہد منیر عامر ایک کامیاب سفرنامہ نگار بھی ہیں۔ آپ نے یورپ، عرب، افریقہ، مشرق بعید سمیت دنیا کے مختلف خطوں کا سفر کیا اور وہاں کی جامعات میں جا کر مختلف موضوعات پر لیکچرز بھی دیے۔ ملک اور بیرون ملک کے متعدد ادبی رسائل و جرائد اور اخبارات میں ڈاکٹر صاحب کے ساڑھے سات سو سے زائد تحقیقی و تنقیدی مقالات چھپ چکے ہیں اور درجنوں سیمینارز اور کانفرنسز میں بھی آپ ریسرچ پیپرز پڑھ چکے ہیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن کے سنہری دور میں آپ مشہور زمانہ "[illegible]" کی میزبانی کرتے رہے۔ اس کے علاوہ مختلف ٹی وی چینلز پر آپ کے علمی، ادبی اور مذہبی موضوعات پر ساڑھے چار سو سے زائد لیکچرز اور گفتگوئیں بھی نشر ہو چکی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر نے اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو کے بعد پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز ایچی سن کالج لاہور سے استاد کی حیثیت سے کیا۔ کچھ عرصہ ایف سی کالج لاہور میں پڑھانے کے بعد آپ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت پنجاب بھر میں اول پوزیشن حاصل کر کے گورنمنٹ ڈگری کالج سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ جولائی 1995 میں آپ شعبہ اردو اورینٹل کالج میں لیکچرر اردو کی حیثیت سے منسلک ہوئے اور ابھی تک اسی ادارے میں استاد کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ جب پنجاب یونیورسٹی نے شعبہ اسلامیات میں ظفر علی خان چیئر قائم کی تو ظفر علی خان کے متعلق آپ کے کام کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کو اس کا بانی صدر نشین مقرر کیا گیا۔ آپ کو پنجاب یونیورسٹی کے تاریخی شعبہ اردو کے آخری صدر اور ادارہ زبان و ادبیات اردو کے پہلے ڈائریکٹر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر آج کل پنجاب یونیورسٹی کے ادارہ تالیف و ترجمہ میں ڈائریکٹر کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تحریر: مشاہد حسین، ریسرچ اسکالر، ادارہ تالیف و ترجمہ پنجاب یونیورسٹی

ڈاکٹر محمد کامران کی عاکف انٹرنیشنل سمپوزیم، ترکی میں پاکستان کی نمائندگی

ادارہ تالیف و ترجمہ کے ڈائریکٹر اور ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے محمد عاکف یونیورسٹی ترکی کے زیر اہتمام ترکی کے قومی ترانے کے صد سالہ جشن کی مناسبت سے منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں مہمان اعزاز کے طور پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ترکی کے قومی شاعر عاکف ارصوئے علامہ اقبال کے مداح تھے۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ ترک شاعر عاکف ارصوئے اور علامہ اقبال کے افکار سے روشنی حاصل کر کے اقوام عالم میں سربلند ہو سکتی ہے۔ اس کانفرنس میں 21 ممالک کے مندوبین نے شرکت کی۔

ڈاکٹر محمد کامران کی نظم "یارمن ترکی" کا ترکی اور انگریزی زبان میں ترجمہ

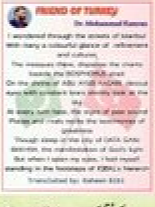

ادارہ تالیف و ترجمہ کے ڈائریکٹر اور ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کی نظم "یارمن ترکی" کو بین الاقوامی سطح پر غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس نظم میں ترکی کی تہذیب و ثقافت کے ساتھ ساتھ لاہور اور قونیہ میں پایا جانے والی تصوف کی روایت کو موضوع بنایا گیا ہے۔ شعبہ اردو، استنبول یونیورسٹی ترکی کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر خلیل طوقار نے اس نظم کو پاک ترک دوستی میں اہم سنگ میل قرار دیتے ہوئے اس نظم کا ترکی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ معروف صحافی جناب فاروق عادل نے ڈاکٹر کامران کی نظم کو مجاز اور حقیقت کے امتزاج سے تخلیق ہونے والی کرشماتی نظم قرار دیا ہے۔ اس نظم کو انگریزی زبان و ادبیات کی استاد محترمہ عینی بی بی نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جسے علمی و ادبی حلقوں نے سراہا ہے۔

اردو زبان و ادب کے فروغ کے حوالے سے پنجاب یونیورسٹی کی خدمات مسلمہ ہیں

ادارہ تالیف و ترجمہ کے ڈائریکٹر اور ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اپنے ترکی کے حالیہ دورے کے دوران میں شعبہ اردو استنبول یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر جلال سوئیدان اور برطانیہ میں مقیم معروف شاعر اور کالم نگار جناب نعیم اختر سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد کامران نے انہیں ادارہ تالیف و ترجمہ کی ادارہ تالیف و ترجمہ کے ڈائریکٹر اور ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اپنے ترکی کے حالیہ دورے کے دوران میں شعبہ اردو استنبول یونیورسٹی کے صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر خلیل طوقار سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر خلیل طوقار نے زبان و ادب کے فروغ کے حوالے سے پنجاب یونیورسٹی کی خدمات کو سراہا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد کامران نے بتایا کہ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر نیاز احمد اختر اور پرو وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر کی اردو زبان و ادب سے وابستگی کے باعث مختلف زبانوں کے علوم و فنون کو اردو میں ترجمہ کرنے کے متعدد منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ اشاعتی منصوبوں کے بارے میں بتایا اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی مرتب انتخاب غزل کے نسخے پیش کیے۔

اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دینا آئینی اور عصری ضرورت ہے

ادارہ تالیف و ترجمہ کے ڈائریکٹر اور ادارہ زبان و ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے ایک نجی ٹی وی چینل پر اردو زبان کے مستقبل کے حوالے سے انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ زندہ قومیں اپنی زبان سے محبت کرتی ہیں اس لیے اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دینا آئینی اور عصری ضرورت ہے۔

ساجد صدیق نظامی ادارہ زبان و ادبیات اردو سے بطور اسسٹنٹ پروفیسر منسلک ہیں۔ وہ تحقیق اور درس و تدریس کا تیرہ برس سے زائد کا تجربہ رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز پنجاب یونیورسٹی کے تحقیقی منصوبے "تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاکستان و ہند" (اردو ادب) میں ریسرچ اسکالر کے طور پر کیا۔ اس منصوبے کے تحت اردو ادب کی مستند اور مکمل تاریخ چھ جلدوں میں مرتب ہو کر شائع ہوئی۔ بعد ازاں وہ ہایئر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، حکومتِ پنجاب میں پہلے لیکچرر اور پھر اسسٹنٹ پروفیسر کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ حال ہی میں وہ ووسٹر یونیورسٹی، انگلستان سے پوسٹ ڈاکٹورل فیلوشپ مکمل کر کے واپس لوٹے ہیں۔ اس فیلوشپ کے دوران انھوں نے "اردو میں علمی و تحقیقی نثر کی ترقی میں ٹامسن سول انجینئرنگ کالج رڑکی کا کردار" کے موضوع پر تحقیقی منصوبہ مکمل کیا ہے۔ ترتیب و تدوین کے ضمن میں وہ "مقالات عبدالستار صدیقی" (جلد دوم) اور "تاریخ آسام" کو کتابی صورت میں شائع کروا چکے ہیں۔ پاکستان کے نمایاں جرائد میں ان کے بیس سے زائد مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ ان کا نمایاں تحقیقی کام اردو کے کلاسیکی ادب کی تحقیق، بالخصوص انیسویں صدی کے اردو ادب کی تحقیق کو محیط ہے۔

۲۰۱۸ء میں انھیں پنجاب یونیورسٹی کی جانب سے اردو زبان و ادب میں پی۔ایچ۔ڈی کی سند عطا ہوئی۔ ان کا تحقیقی مقالہ "اسالیب نثر اردو کے تحولات (آغاز سے وفاتِ غالب تک)" کے موضوع پر تھا۔ اس سے قبل انھوں نے ۲۰۱۱ء میں میر بہادر علی حسینی کی "تاریخ آسام" کو مدون کر کے ایم۔فل۔ کی سند حاصل کی۔ ایم۔اے۔ اردو کے متعلم کے طور پر وہ اورینٹل کالج کے مجلہ "مشرق" اور شعبہ اردو کے مجلہ "نخل" کے مدیر بھی رہ چکے ہیں۔

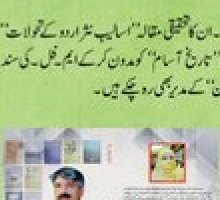

اردو ادب کے افق پر ڈاکٹر ضیاء الحسن کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ بہترین استاد، عمدہ شاعر، محقق، نقاد اور مترجم ہیں۔ شاعر اور محقق کی حیثیت سے ان کے فکر و فن کے بارے میں اہم ملکی اور غیر ملکی دانشوروں نے اظہار خیال کیا ہے۔ پاکستان کی تین یونیورسٹیوں میں ان کی علمی اور ادبی خدمات پر ایم۔اے اور ایم۔فل کے سندی مقالات لکھے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ایم۔اے، ایم۔فل اور پی۔ایچ۔ڈی کے متعدد اسکالرز کو ڈاکٹر ضیاء الحسن کی نگرانی میں مقالات لکھ کر ڈگری حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الحسن کی شاعری پر کتابیں:

"بار مسلسل"، "آدھی بھوک اور پوری گالیاں" اور "ازل سے" ہیں۔ تحقیق و تنقید پر اب تک ان کی 6 کتب منظر عام پر آ چکی ہیں، جن میں "نئے آدمی کا خواب"، "شعر و تنقید کا عراقی دبستان"، "ن۔م۔ راشد: شخصیت اور فن"، "ن۔م۔ راشد کی شاعری۔۔۔ تجزیاتی مطالعہ"، "شہزاد احمد: شخصیت اور فن" اور "جدید اردو نظم: آغاز و ارتقا" شامل ہیں۔ (اردو تنقید کا عراقی دبستان ان کا پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے)۔ ترتیب و تدوین کردہ کتب میں گمشدہ ستارہ، ارمغان سید عبداللہ، نیم، محبت، سراج منیر کی شاعری، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بطور مترجم بھی ان کا کام لائق تحسین ہے۔ آپ 7 افسانوں اور 22 نظموں کے مختلف زبانوں سے ترجمے بھی کر چکے ہیں۔ ان کی شاعری بیاض، ادب لطیف، سیپ، مشرق، امکانات، استعارہ اور ماہ نو سمیت کئی اہم رسائل میں چھپتی رہی ہے۔ آپ پنجاب ٹیکسٹ بورڈ اور لاہور منیجمنٹ سائنسز کے لئے نصابی کتب بھی لکھ چکے ہیں۔ ڈاکٹر ضیاء الحسن کی نظر ثانی شدہ کتب کی فہرست بھی خاصی طویل ہے۔ بیشتر کتابوں کے دیباچے بھی لکھ چکے ہیں۔ آپ بازیافت، تخلیق، ادب لطیف اور امکانات جیسے اہم مجلوں اور ادبی پرچوں کے مدیر اور معاون مدیر بھی ہیں۔ آپ کے 100 سے زائد تحقیقی مضامین اہم ملکی اور غیر ملکی تحقیقی رسائل میں چھپ چکے ہیں۔ آپ نے انڈیا، ترکی اور امریکہ کے علاوہ کئی ممالک میں علمی کانفرنسوں میں شرکت بھی کی ہے۔ وہ مختلف ٹی وی چینلز کے پروگرامز میں بھی شرکت کرتے رہتے ہیں، ابھی حال ہی میں پی۔ٹی۔وی پر آنے والے پروگرام (رات گئے) میں انھوں نے بہت سی اہم کتابوں پر تبصرہ و تجزیہ پیش کیا۔ ڈاکٹر ضیاء الحسن 2003 سے اورینٹل کالج لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، اس کے علاوہ پچھلے آٹھ سالوں سے LUMS میں بھی لیکچرز دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر ضیاء الحسن آج کل پنجاب یونیورسٹی لاہور کے تاریخی ادارے اورینٹل کالج میں مسند ڈاکٹر جمیل جالبی کے صدر نشین ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا بجا ہوگا کہ آپ ایک ہمہ جہت ادبی شخصیت ہیں۔

نازیہ انور

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، ڈائریکٹر ادارہ زبان و ادبیات اردو

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران انسٹی ٹیوٹ آف اردو لینگویج اینڈ لٹریچر، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں بحیثیت ڈائریکٹر اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ انھوں نے اپریل 1993ء میں صادق پبلک اسکول بہاولپور سے لیکچرار کے طور پر اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ 26 جنوری 1995ء سے وہ پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں بطور استاد وابستہ ہیں۔ 2013ء سے 2018ء تک انھوں نے چیئرمین شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی کے طور پر اپنے فرائض ادا کیے۔ 2014ء سے 2021ء تک وہ ادارہ تالیف و ترجمہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے سربراہ رہے اور اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے عالمی ادبیات کو اردو میں ترجمہ کروا کے شائع کرتے رہے۔ 13 دسمبر 2021ء سے وہ انسٹی ٹیوٹ آف اردو لینگویج اینڈ لٹریچر، پنجاب یونیورسٹی کے ڈائریکٹر کے طور پر اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کنوینر اور رکن کے طور پر مختلف ادارہ جاتی کمیٹیوں میں اردو زبان و ادب اور پاکستانیت کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔ انھوں نے 1993ء میں اپنے کیریئر میں دو رول آف آنرز اور ایم اے اردو میں پنجاب یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر تین گولڈ میڈل حاصل کیے۔ انھوں نے 2000ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے ایم فل اردو اور 2001ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر کے انتہائی کم مدت میں دو اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنے کا منفرد اعزاز حاصل کیا ہے۔ گذشتہ آٹھ سال سے معروف ادبی تنظیم مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور کے رکن اور خزانہ دار ہیں۔

ڈاکٹر محمد کامران ایک ادیب، دانش ور، شاعر، سفرنامہ نگار، محقق، نقاد اور ماہر تعلیم ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے استاد کے طور پر انھوں نے جن غیر ملکیوں کو اردو کی تعلیم دی ہے ان میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، جاپان، چین، جنوبی کوریا، ترکی، ایران، مصر، ہانگ کانگ اور اسپین کے طلبہ و طالبات شامل ہیں۔ انھوں نے ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی ویژن کے ادبی و علمی پروگراموں کی چالیس برس سے زائد عرصے تک میزبانی کی ہے۔ نیز جیو، پی ٹی وی، جیو نیوز کے پروگرام گولڈن ویج اور ڈاکٹر محمد کامران کی میزبانی کرتے رہے ہیں۔ وہ گذشتہ آٹھ سال سے معروف ادبی تنظیم مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور کے رکن اور خزانہ دار ہیں۔ انھوں نے دنیا بھر میں اردو اور پاکستانیت کے فروغ کے ضمن میں بے مثال خدمت انجام دی ہیں۔ وہ کانفرنسوں، تحقیقی منصوبوں کے سلسلے میں جاپان، آسٹریلیا، برطانیہ، بحرین، ترکی، جنوبی افریقہ، سویڈن اور ڈنمارک کے متعدد دورے کر چکے ہیں۔ بیرون ملک متعدد علمی و ادبی اداروں نے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے تعریفی اسناد اور یادگاری شیلڈز سے نوازا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، عالمی سطح پر اردو زبان و ادب اور پاکستانیت کے سفیر ہیں اور دن رات اردو کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔

ارشد اقبال (جونیئر کے پی او)

ارشد اقبال جولائی 2008ء سے ادارہ زبان و ادبیات اردو جامعہ پنجاب لاہور سے منسلک ہیں۔ وہ ادارے کی کتب، ہائر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ مجلہ "بازیافت" اور طالب علموں کا مجلہ "تخلیق" کی کمپوزنگ اور فارمیٹنگ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ رزلٹ کی تیاری، داخلوں میں میرٹ کی تیاری اور دیگر داخلہ فارم کے کام کے ساتھ ساتھ دیگر دفتری انتظامی امور بھی سنبھالتے ہیں۔

محمد اکرم (نائب قاصد)

محمد اکرم بطور نائب قاصد شعبہ اردو/ادارہ زبان و ادبیات اردو، اورینٹل کالج جامعہ پنجاب لاہور سے 19 اکتوبر 1985ء سے منسلک ہیں۔ محمد اکرم پچھلی چار دہائیوں سے آج تک اسی ادارے سے وابستہ ہیں۔ ایک دن کے لیے بھی کسی دوسرے شعبے میں نہیں گئے۔ انھوں نے اپنی ملازمت کے دوران مختلف سربراہان شعبہ اردو کے ساتھ اپنی ذمہ داری نبھائی جن میں ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر سہیل احمد خان، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر تحسین فراقی، ڈاکٹر محمد سلیم ملک، ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری، ڈاکٹر ... ، ڈاکٹر محمد کامران اور ڈاکٹر زاہد منیر عامر شامل ہیں۔ ان کی خدمات کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ریٹائر ہونے والے اساتذہ آج بھی کسی بھی دفتری کام یا دیگر امور کے لیے محمد اکرم کو ہی یاد کرتے ہیں۔ محمد اکرم ادارے میں تدریسی و غیر تدریسی عملہ میں سب سے پرانے ہونے کے ناطے تمام تقریبات، مطالعاتی دوروں، کتب و رسائل کی ترسیل و فراہمی اور اس قسم کے دیگر کاموں میں بہترین منتظم کی حیثیت رکھتے ہیں۔